مُعاشرتی علوم
ضلع جام شورو
تیسری جماعت کے لیے
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

معاشرتی علوم

ضلع جام شورو

تیسری جماعت کے لیے
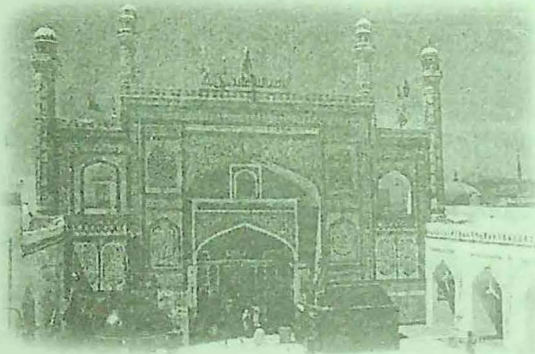
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

ناشر : نیو انڈس پرنٹنگ پریس، بھٹہ روڈ، سکھر

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ بہ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع جام شورو۔
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب و نصاب کی تصحیح شدہ۔

نگرانِ اعلیٰ
پروفیسر عبدالسّلام خواجہ
چیئرمین
سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ

مؤلف
علی انور کاندھڑو

مترجم
پروفیسر کوثر اقبال ● محمد ناظم علی خان ماتلوی

ادارت و نگرانی
قائم الدین بلال ● غلام محی الدین بلیدی
علی محمد ساہڑ

کوآرڈینیٹر
روشن علی ڈہراج ● پروفیسر نذیر احمد قاضی

مطبع: نیو انڈس پرنٹنگ پریس، بھٹہ روڈ، سکھر

(مفت تقسیم کے لیے)

فہرست مضامین

مفت تقسیم کے لیے

پیش لفظ

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک ایسا تعلیمی ادارہ ہے جس کا فریضہ درسی کتب کی تیاری و اشاعت ہے۔ اس کا اولین مقصد ایسی درسی کتابوں کی تیاری و فراہمی ہے جو نسل نو کو شعور و آگہی اور ایسی صلاحیت بخشیں جن کے ذریعے وہ اسلام کی آفاقی نظریات، بھائی چارے، اسلاف کے کارناموں اور اپنے ثقافتی ورثہ و روایات کی پاسداری کرتے ہوئے دورِ جدید کے نت نئے سائنسی، تکنیکی اور معاشرتی تقاضوں کا مقابلہ کر کے کامیاب زندگی گزار سکیں۔

اس اعلیٰ مقصد کی تکمیل کی غرض سے اہلِ علم، ماہرین مضامین، مدرسین کرام اور مخلص احباب کی ایک ٹیم ہر سمت سے حاصل ہونے والی تجاویز کی روشنی میں درسی کتب کے معیار، جائزے اور اُن کی اصلاح کے لیے ہمارے ساتھ پیہم مصروفِ عمل ہے۔

ہمارے ماہرین اور اشاعتی عملے کے لیے اپنے مطلوبہ مقاصد کا حصول اسی صورت میں ممکن ہے کہ ان کتب سے اساتذہ کرام اور طلبہ و طالبات کماحقہ استفادہ کریں۔ علاوہ ازیں ان کی تجاویز آراء ان کتب کے معیار کو مزید بہتر بنانے میں ہمارے لیے ممد و معاون ثابت ہوں گی۔

چیئرمین

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مفت تقسیم کے لیے

پہلا باب

نقشے کے بارے میں جاننا

نقشہ کیا ہے؟

نقشہ ایک خاص قسم کا خاکہ یا ڈرائنگ ہوتی ہے جو چیزوں کی اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔ نقشے میں چیزیں ہمیں ایسے نظر آتی ہیں جیسے ہم ان پر کھڑے ہو کر اوپر سے دیکھ رہے ہوں ۔ شکل 1.1 کو دیکھیے یہ ایک کمرۂ جماعت کی تصویر ہے اور شکل 1.2 ایک کمرۂ جماعت کا نقشہ ہے۔ نقشہ تصویر سے کس طرح مختلف ہوتا ہے؟

شکل نمبر 1.1 ایک کمرہ جماعت کی تصویر

شکل نمبر 1.2 ایک کمرہ جماعت کا نقشہ

ایک تصویر چیزوں کو اسی طرح دکھاتی ہے جیسی وہ ہوتیں ہیں۔ جب کہ نقشہ چیزوں کی صرف اوپری سطح کو دکھاتا ہے۔
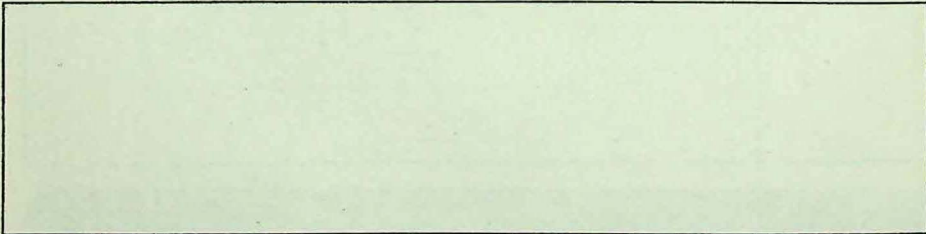
استاد کو چاہیے کہ وہ طلبہ کو روزانہ صرف ایک تصویر (ذیلی عنوان) کے بارے میں سمجھائے اور مزید سمجھانے سے پہلے دیگر مثالوں کے ذریعے اس تصور کو واضح کرے۔

نقشہ محلِ وقوع بتاتا ہے

آج سلمٰی کا اسکول میں پہلا دن ہے۔اس کی استانی نے اسے سمجھانے کے لیے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا۔ نقشے سے سلمٰی سمجھ گئی کہ کمرہ جماعت میں کون سی چیز کہاں تلاش کی جائے۔نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزیں کہاں ہیں۔
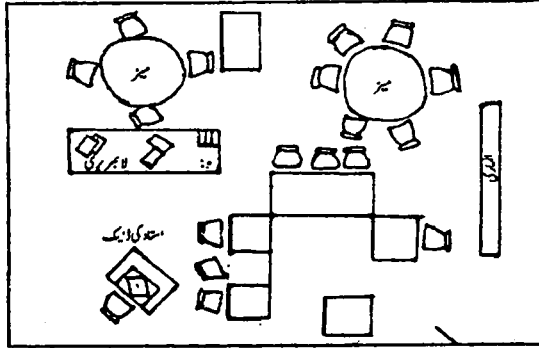
سلمٰی کے کمرۂ جماعت کا نقشہ

سرگرمی : دی گئی خالی جگہ میں اپنے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایئے۔ اپنی ڈیسک کا رنگ سرخ کیجیے اور اس پر اپنا نام لکھیے۔

استاد ہدایت دیں کہ طلبہ نقشے پر چیزوں کے مقام سمجھنے کے لیے ان سے معلوم کریں کہ ان کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے کون بیٹھا ہے۔ طلبہ سے کمرۂ جماعت کا نقشہ بنوانے سے پہلے خود تختہ سیاہ پر نقشہ بنائیے اور ایک طالب علم کو بلا کر نقشے پر اس کی ڈیسک اور کمرۂ جماعت کی دوسری چیزوں کی نشان دہی کرنے کو کہیے۔
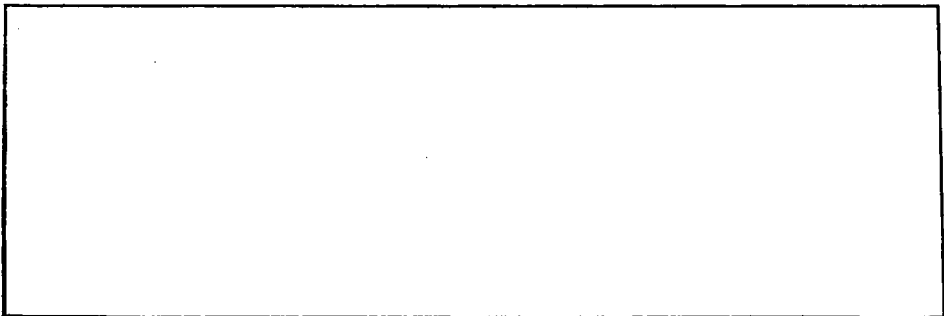
نقشہ جسامت بتاتا ہے

آپ نے جب کمرۂ جماعت کا نقشہ بنایا تو کیا کیا؟ آپ نے ہر چیز کو اپنے کاغذ کی لمبائی چوڑائی یعنی جسامت کے مطابق چھوٹا کر دیا۔ نقشے میں چیزوں کو ان کی اصل جسامت سے چھوٹا کر کے دکھایا جاتا ہے۔ اگر چیزوں کو ان کی اصل جسامت میں دکھایا جائے تو نقشہ بنانا ناممکن ہو جائے گا۔ نقشہ ہمیں بتاتا ہے کہ چیزوں کو کتنا چھوٹا کر کے دکھایا گیا ہے تا کہ ہم اس کی اصل جسامت جان سکیں۔

نقشے میں علامات استعمال کی جاتی ہیں۔

شکل 1.3 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کی تصویر ہے۔ یہ تصویر شہر کے ایک علاقے کے درختوں، گلیوں اور عمارتوں کو دکھا رہی ہے۔ اب شکل 1.4 کو دیکھیے۔ یہ شہر کے ایک علاقے کا نقشہ ہے۔ نقشے میں عمارتوں اور درختوں کی جگہ خاص قسم کے نشانات دکھائے گئے ہیں۔ یہ نشانات علامات کہلاتے ہیں۔ ان علامات کی مدد سے نقشے میں اصل چیزیں دکھائی جاتی ہیں۔
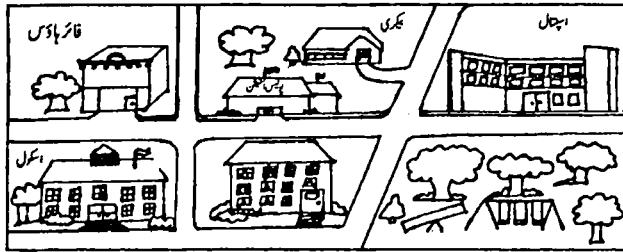
شکل نمبر 1.3 شہر کے ایک علاقے کی تصویر
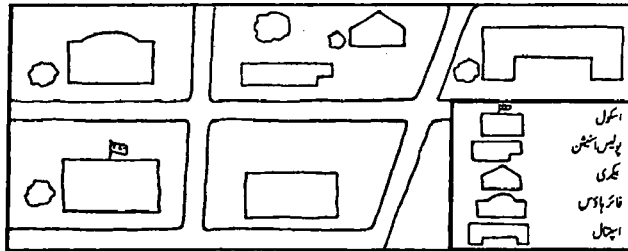
شکل نمبر 1.4 شہر کے ایک علاقے کا نقشہ

نقشے میں قدرتی نظاروں کے لیے درجِ ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔

نقشے میں انسان کی بنائی ہوئی چیزوں کے لیے درجِ ذیل علامتیں ہوتی ہیں۔

شکل 1.4 کو دیکھیے، نیچے خانے میں عمارتوں کے نام اور ان کے لیے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات دی گئی ہیں۔ آپ عمارت کی علامت سے اس کے نام تک ایک خط کھینچیے۔

نقشے میں اشارات استعمال ہوتے ہیں

ہر نقشے کے نیچے ایک فہرست دی جاتی ہے، جس طرح آپ نے مندرجہ بالا سرگرمی میں دی ہے۔ اس فہرست کو "اشارہ یا کلید" کہا جاتا ہے۔ اس کی مدد سے نقشے میں استعمال ہونے والی علامات کو پہچاننے میں مدد ملتی ہے۔ اس فہرست میں دیے گئے اشارات کو اچھی طرح سمجھ لینا ضروری ہے۔ یہ اشارات نقشے میں استعمال کی گئی علامات کے بارے میں ہیں جن کی مدد سے نقشہ سمجھنے میں آسانی ہوجاتی ہے۔

دیے ہوئے نقشے کے اشارات یا کلید کی مدد سے مختلف چیزیں دکھانے کے لیے علامات استعمال کیجیے۔ آپ کی آسانی کے لیے ایک اشارہ استعمال کیا گیا ہے۔
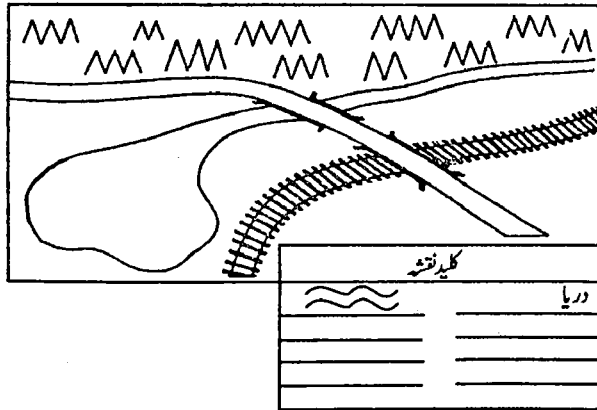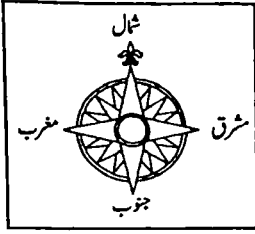
نقشہ سمتیں بتاتا ہے

سمت نما

نقشہ پڑھنے میں آسانی کے لیے نقشہ نویس/کارٹوگرافر (نقشہ بنانے والے) سمتیں بھی بتاتے ہیں۔ نقشے کے ایک کونے میں ایک مخصوص نشان ہوتا ہے۔ اس نشان کو "سمت نما" کہتے ہیں۔ یہ شمال، جنوب، مشرق اور مغرب کی سمتوں کو ظاہر کرتا ہے۔
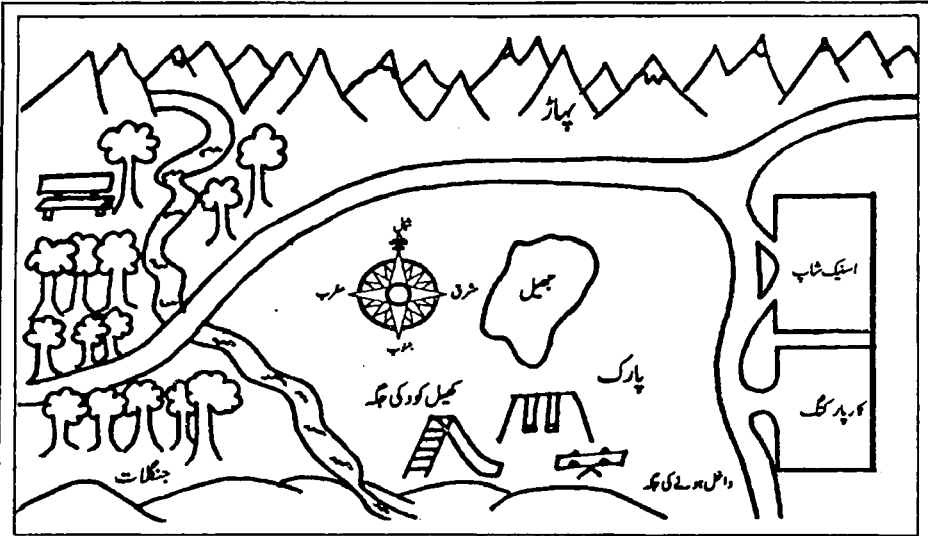
اوپر دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے اور نیچے ہر جملہ مکمل کرنے کے لیے لفظ "شمال، جنوب، مشرق یا مغرب" لکھیے۔

1- جنگلات پارک کے ۔۔۔۔۔ کی طرف ہیں۔ 3- اسنیک شاپ پارک کے ۔۔۔۔۔ کی طرف ہے۔

2- کھیل کا علاقہ پارک کے ۔۔۔۔۔ کی طرف ہے۔ 4- پارک کے ۔۔۔۔۔ کی طرف پہاڑ ہیں۔

"سمت نما" کو استعمال کرتے ہوئے کمرۂ جماعت کی اہم سمتوں کو شناخت کیجیے۔ ایک بڑے کاغذ پر چاروں سمتیں شمال، جنوب، مشرق اور مغرب لکھیے اور اس کو کمرۂ جماعت کی دیوار پر آویزاں کیجیے۔ طلبہ کو ہدایت کیجیے کہ وہ کھڑے ہو کر اپنا چہرہ مشرق، مغرب، شمال یا جنوب کی جانب کریں۔ بیٹھے ہوئے مختلف طلبہ سے معلوم کیجیے کہ ان کے شمال، جنوب، مشرق یا مغرب میں کون بیٹھا ہے۔

نقشہ فاصلہ بتاتا ہے

جب ہم نقشہ دیکھتے ہیں تو ہمیں اس میں کچھ چیزیں قریب اور کچھ دور نظر آتی ہیں۔ نیچے دی گئی شکل نمبر 1.5 میں نقشے کو دیکھیے کہ کون سی چیزیں جھولے کے نزدیک ہیں؟ کون سی چیزیں ہوٹل کے قریب ہیں؟
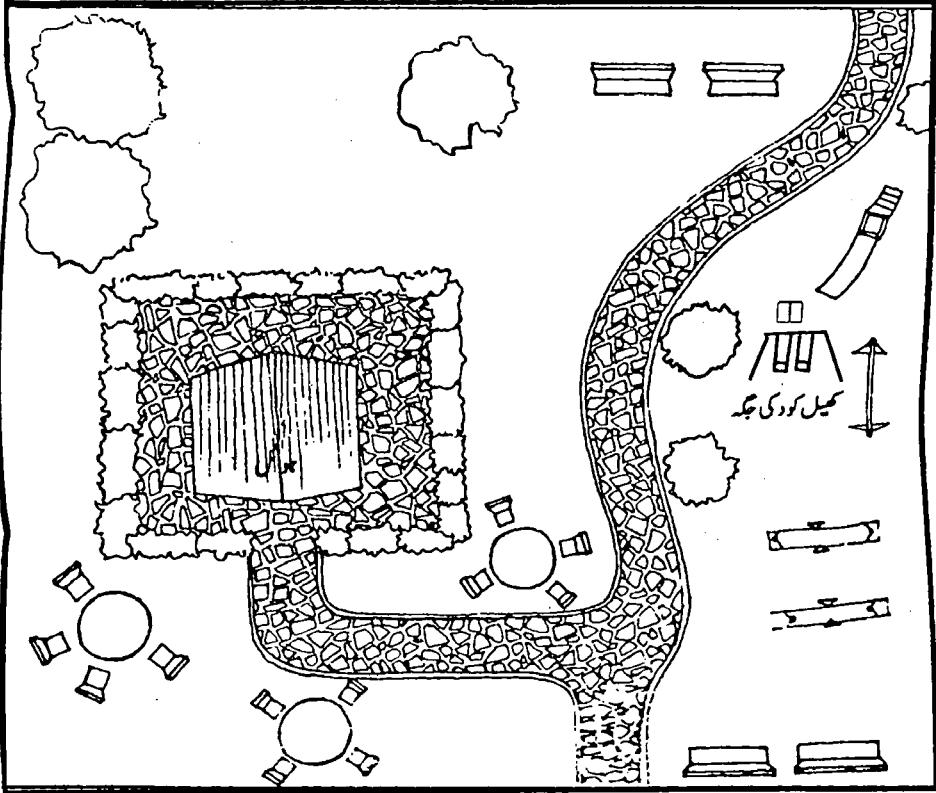
شکل نمبر 1.5 پارک کا نقشہ

نقشہ حدود بتاتا ہے

نقشے میں دو مقامات کو جدا کرنے والے خط یعنی لکیر کو "حد" کہتے ہیں۔ ہم اپنے گھروں کی حد بندی کے لیے دیواریں استعمال کرتے ہیں۔ حد بندیاں بہت سی قسم کی ہوسکتی ہیں۔

اس تصویر میں گھروں کی حد بندیاں دکھائی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ حد بندیاں اور کس طرح ہوسکتی ہیں؟ نقشے میں حد موٹی لکیر یا نقطے دار خط کے ذریعے دکھائی جاتی ہے۔
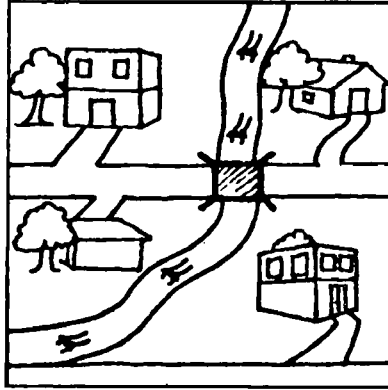
شکل نمبر 1.6 تصویر میں حد بندیاں
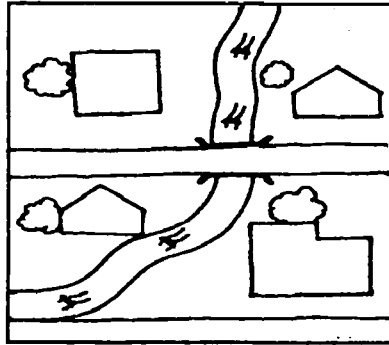
شکل نمبر 1.7 نقشے میں حد بندیاں

نقشے کی اہمیت

ابھی ہم نے نقشے کے بارے میں پڑھا ہے۔ نقشہ کیوں اہم ہوتا ہے؟ نقشہ اس لیے اہم ہوتا ہے کہ نقشہ مقامات کو معلوم کرنے، مقامات تک پہنچنے اور مقامات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔

مشق

ضلع جام شورو کے نقشے پر نقشہ بنانے کی مہارتوں کا استعمال۔

1- جام شورو کے نقشے پر علامات دیکھیے۔ نقشے کے لیے تین علامات بنا کر لکھیے کہ وہ کیا ظاہر کرتی ہیں۔

2- سیوھن کے نزدیک کے تین اور دور کے تین مقامات کے نام لکھیے۔

3- بتائیے یہ مقامات جام شورو کے کس سمت میں ہیں؟

(الف) کوٹڑی (ب) تھانہ بولا خان (ج) کھانوٹ (د) سن
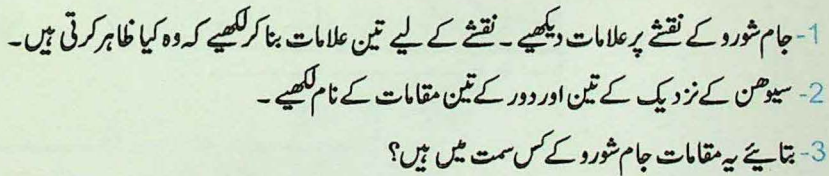
4- اپنے گھر کے اطراف کا نقشہ بنائیے۔ اس میں اپنے گھر کے نزدیک کے تین اہم مقامات اور گھر سے دور کے تین اہم مقامات کے نام لکھیے۔ گھروں کے درمیان حد بندیاں موٹی لکیروں کے ذریعے دکھائیے۔
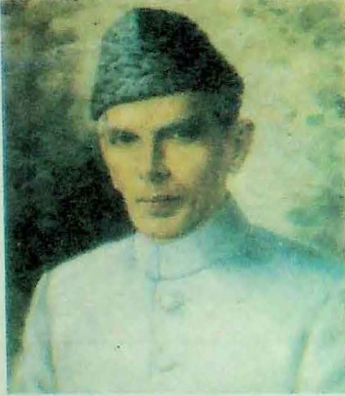
ہمارا ملک

قائدِ اعظمؒ

بڑی جدوجہد کے بعد ہمارا ملک پاکستان 14 اگست 1947ء کو وجود میں آیا۔ اس کے بانی قائدِاعظم محمد علی جناحؒ ہیں۔

پاکستان کی زمین

پاکستان کے شمال میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں سے دریائے سندھ نکل کر پاکستان کے درمیان سے بہتا ہوا سندھ کے جنوب میں بحیرۂ عرب میں جا گرتا ہے۔ دریائے سندھ کا پانی پاکستان کے بہت بڑے رقبے پر اچھی اچھی فصلیں کاشت کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے مشرق میں ریگستان، مغرب میں پہاڑوں کے سلسلے اور جنوب میں بحیرۂ عرب ہے۔

پاکستان کے لوگ اور زمین

پاکستان کے لوگ

آپ کی طرح بہت سے بچے اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔ نوجوان کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ بچے غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم ہیں۔ وہ اسکول نہیں جاسکتے کیونکہ انھیں روزی

کمانے کے لیے کام کرنا پڑتا ہے۔ بہت سے نوجوان عورتیں مرد ہمارے والدین کی طرح کام کرتے ہیں۔ کچھ کسان ہیں، کچھ کارخانوں میں کام کرتے ہیں اور کچھ اسکولوں، اسپتالوں اور بینکوں میں ملازم ہیں۔ کچھ گھروں میں بچوں کی دیکھ بھال، کھانا پکانے اور صفائی کا کام کرتے ہیں۔

ہم بچے ہوں یا جوان، پڑھتے ہوں یا کوئی کام کرتے ہوں، ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہم زیادہ سے زیادہ علم حاصل کریں اور محنت کرکے اپنے ملک کو خوشحال بنائیں۔

نیچے دیے ہوئے نقشے کو دیکھیے۔ یہ پاکستان کا نقشہ ہے۔ جیسا کہ نقشے سے ظاہر ہے پاکستان ایک بڑا ملک ہے۔ یہ چار صوبوں اور شمالی علاقوں پر مشتمل ہے۔ اس کے چار صوبے یہ ہیں: سندھ، پنجاب، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ بھی کہتے ہیں۔

ہمارا ضلع
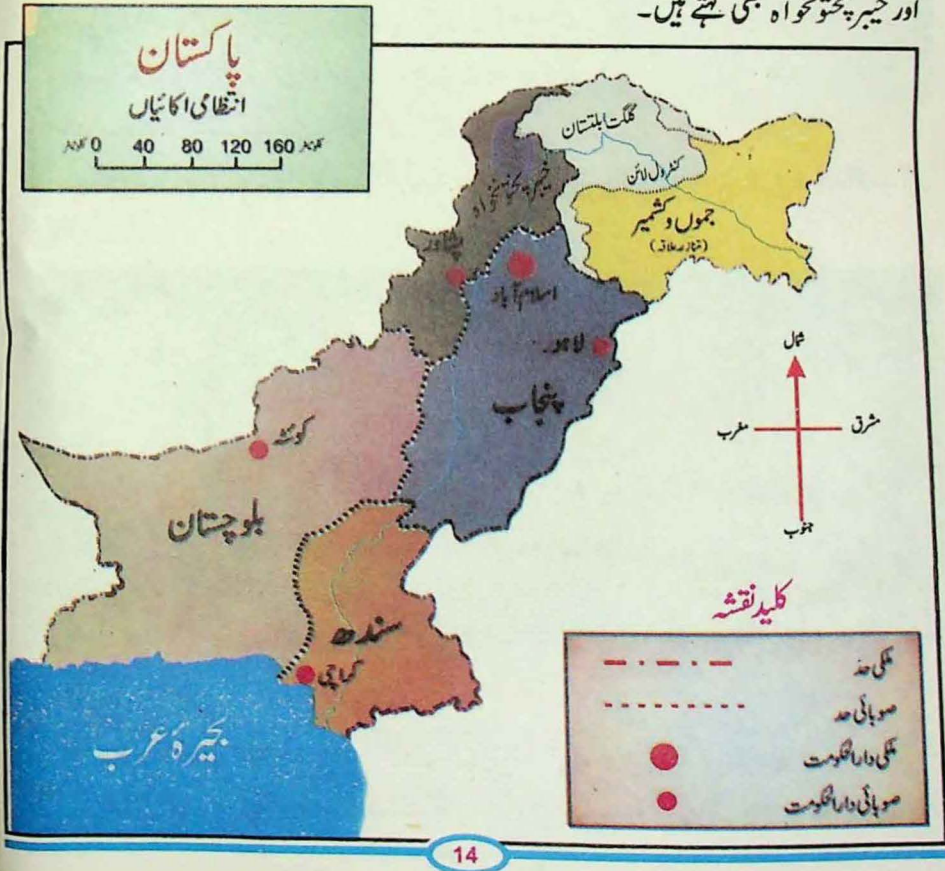
ملک کے انتظام کو آسان بنانے کے لیے ہر صوبے کو ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
نیچے صوبہ سندھ کے نقشے کو دیکھیے اور بتائیے کہ صوبہ سندھ کو کتنے ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟ آپ کس ضلع میں رہتے ہیں؟ ہم جام شورو ضلع میں رہتے ہیں۔ جام شورو ضلعے کے شمال میں ضلع دادو اور ضلع نوشہرو فیروز، جنوب میں ٹھٹھ اور کراچی ضلعے، مشرق میں حیدرآباد، ٹیاری اور نواب شاہ ضلعے اور مغرب میں کراچی ضلع اور کھیر تھر کے پہاڑی سلسلے ہیں۔ نقشے میں یہ بل کھاتی ہوئی نیلی لکیر دریائے سندھ ہے۔

مشق
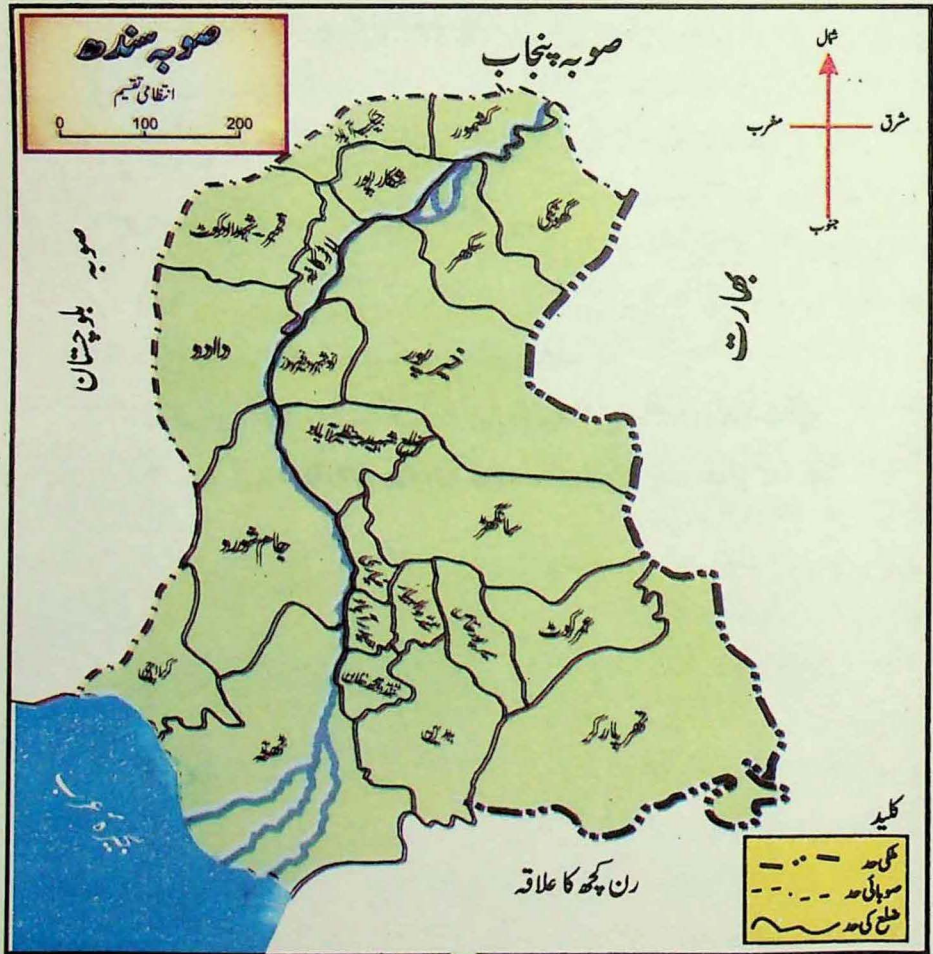
(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1-پاکستان کب وجود میں آیا؟

2-پاکستان کے بانی کون ہیں؟

3-ہمیں اپنے ملک کی ترقی کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

(ب) عملی کام

1-پاکستان کے نقشے پر صوبہ سندھ میں رنگ بھریے۔

2-صوبہ سندھ کے نقشے پر جام شورو ضلع میں رنگ بھریے۔

(ج) سرگرمیاں

1-قائداعظمؒ کی زندگی اور ان خدمات کے بارے میں پڑھیے۔

2-کلاس میں اپنے وطن اور اس کے لوگوں کی تصویریں لائیے۔ اپنے ساتھیوں سے بحث کیجیے کہ انھوں نے اپنے وطن اور اس کے لوگوں کے بارے میں ان تصویروں سے کیا سیکھا ہے؟

مفت تقسیم کے لیے

تیسرا باب

جام شورو ضلعے کی تاریخ

جام شورو کا نام جام نام کے شورو قوم کے ایک شخص کی وجہ سے پڑا۔ جام شورو "سون ولہار" پہاڑی پر ایک چھوٹا گاؤں تھا۔ آج بھی جام شورو میں شورو قوم کے لوگوں کے بہت سے گاؤں ہیں۔

ضلع جام شورو دسمبر 2004ء میں بنایا گیا۔ اس سے پہلے یہ دادو ضلع کا حصّہ تھا۔

جام شورو ضلعے میں سیوھن، کوٹڑی، مانجھند اور تھانہ بولا خان کے تعلقے ہیں۔ جام شورو ضلعے کے مشرق میں دریائے سندھ ہے۔ مغرب کی جانب کھیر تھر پہاڑ ہیں۔ ان پہاڑوں پر "بڈے جبل" کی مشہور چوٹی ہے جہاں پر گرمیوں میں بھی موسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ کھیر تھر پہاڑ سے بہت سے برساتی ندی نالے نکلتے ہیں۔ ان میں سے نئے سن اور نئے باران مشہور ہیں۔

اس ضلعے کے مانجھند تعلقے میں "انڈس ہائی وے" کے قریب ایک قدیم ٹیلا ہے۔ اس کا نام آمری ہے۔ یہ آمری ٹیلا (دڑو) کسی زمانے میں سندھ کا بڑا اور عالیشان گاؤں تھا۔ یہ گاؤں اب بھی ایک چھوٹے سے ٹیلے (دڑے) کی صورت میں موجود ہے۔ اس ٹیلے کی کھدائی سے بہت سی چیزیں ملی ہیں۔ ان چیزوں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ سندھ میں یہ باہر سے آئے ہوئے لوگوں کا پہلا گاؤں تھا۔
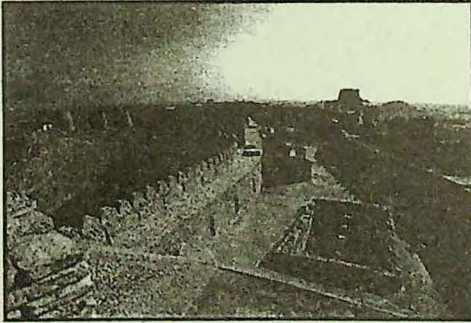
رنی کوٹ کا مشہور قلعہ

آمری سے تقریباً 40 کلومیٹر مغرب کی طرف کھیر تھر پہاڑ میں ایک قدیم تاریخی قلعہ "رنی کوٹ" ہے۔ یہ قلعہ تقریباً تین ہزار سال پرانا ہے۔

میٹھے پانی کی ایک بڑی اور قدیم جھیل "منچھر" ہمارے ضلعے میں ہے۔ منچھر جھیل کے نزدیک "کائی" کے پاس ہزاروں سال قدیم تباہ شدہ بستیوں کے آثار ملے ہیں۔

جام شورو ضلعے کا سب سے مشہور اور پرانا شہر سیوھن شریف ہے۔ کسی زمانے میں اس شہر کو سیوستان کہا جاتا تھا۔ یہاں سکندرِ اعظم نے ایک قلعہ بنوایا تھا۔ یہ قلعہ " کافر قلعے " کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے آثار آج بھی موجود ہیں۔
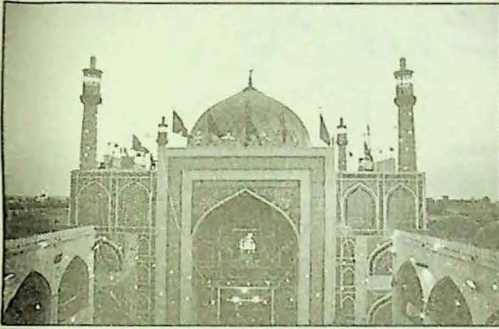
درگاہ حضرت لعل شہباز قلندرؒ

یہاں حضرت لعل شہباز قلندرؒ کی درگاہ ہے۔ یہاں ہر سال شعبان کے مہینے میں عرس شریف ہوتا ہے۔ اس میں ہزاروں کی تعداد میں عقید تمند شریک ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ چوتھمبی، بودلو بہار کی درگاہ، جمن جتی کی درگاہ اور دوسرے کئی درویشوں کے آستانے ہیں۔

جام شورو ضلعے میں لکی ریلوے اسٹیشن کے قریب سید صدرالدین شاہ کا مقبرہ ہے۔ اس کو لکی شاہ صدر اور لک علوی بھی کہتے ہیں۔ قدیم زمانے میں اسے " لکی دھارا تیرتھ " بھی کہا جاتا تھا۔ لکی کے مغرب کی طرف لکی کے پہاڑوں میں گرم پانی کے چشمے ہیں جن کو لکی کے چشمے کہا جاتا ہے۔

جام شورو ضلعے کا دوسرا قدیم گاؤں ٹلٹی ہے۔ ٹلٹی سندھ میں اسلام آنے کے بعد عالموں کا مرکز بن گیا۔ اس گاؤں میں مخدوم بلاول بھی آ کر رہے۔ ٹلٹی گاؤں ایک بہت بڑے عالم شمس العلماء ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ کی جائے پیدائش بھی ہے۔

باب اسلام سندھ یونیورسٹی جام شورو

جام شورو علم کا بڑا مرکز بھی ہے۔ کیونکہ یہاں سندھ کی تین بڑی علمی درسگاہیں سندھ یونیورسٹی، لیاقت میڈیکل یونیورسٹی اور مہران انجینئرنگ یونیورسٹی ہیں۔ اس کے علاوہ پٹارو کیڈٹ کالج، سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، سندھی ادبی بورڈ، سندھیالاجی اور بیورو آف کریکیولم جیسے ادارے بھی یہاں پر واقع ہیں۔

اس کے علاوہ جام شورو میں تعلقہ تھانہ بولا خان، جس کو "محال کوہستان" بھی کہا جاتا ہے، تھانہ عارب خان، تھانہ احمد خان اور کرچات بھی مشہور علاقے ہیں۔ تھانہ بولا خان کے گاؤں تونگ کا قبرستان بھی تاریخی اور قدیم ہے۔ محال کوہستان کے علاقے میں کھیرتھر پہاڑوں میں جانوروں کا کھیرتھر نیشنل پارک بنایا گیا ہے۔ یہ پارک تقریباً چار ہزار ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ یہاں نایاب پہاڑی بکرا Ibex اور دیگر جانوروں کی نسلوں کو محفوظ کرنے اور اُن کی افزائش کے لیے کوششیں ہو رہی ہیں۔ یہ پاکستان کا سب سے بڑا پارک ہے۔
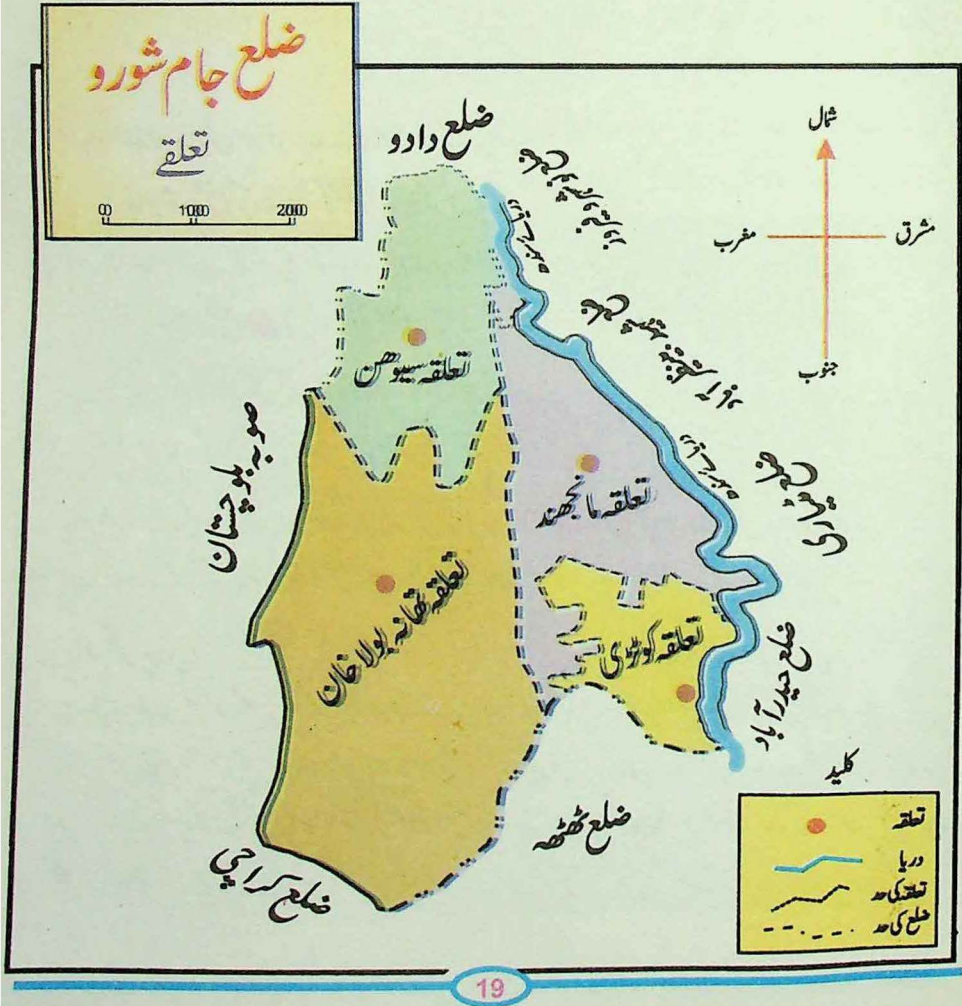
جام شورو ضلعے میں کوٹری بیراج، دو "تھرمل پاور ہاؤس" اور نوری آباد اور کوٹڑی کے دو صنعتی علاقے مشہور ہیں۔ جام شورو کے لوگ بڑے محنتی اور جفاکش ہیں اس لیے اس ضلعے کی ترقی میں بھر پور حصّہ لے رہے ہیں۔
جام شورو کی ترقی کے لیے جن اہم شخصیات نے کوششیں کی ہیں اُن میں حکیم فتح محمد سیہوانی، علامہ آئی آئی قاضی، ڈاکٹر عمر بن محمد داؤد پوتہ، سید غلام مرتضیٰ شاہ (جی۔ایم سید) اور ملک سکندر شامل ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- جام شورو ضلع کی تاریخ کو مختصراً بیان کریں۔
2- جام شورو کے نزدیک کونسا دریا بہتا ہے؟
3- جام شورو ضلع کے کونسے قدیم گاؤں اور شہر ہیں؟
4- جام شورو ضلعے میں کون سی علمی درسگاہیں ہیں؟

(ب) عملی کام

1- جام شورو ضلعے کی پرانی اور تازہ تصویریں حاصل کریں۔ مثلاً آمدورفت، لباس، عمارتیں، بازار وغیرہ۔
2- صوبہ سندھ کے نقشے پر جام شورو ضلع میں رنگ بھریے۔

(ج) سرگرمیاں

1- جام شورو ضلعے کے کسی بھی اہم شخصیت کو دعوت دے کر اپنے اسکول میں بلوائیں اور اُن سے معلوم کیجیے کہ پچھلے سالوں میں جام شورو ضلع میں کیوں اور کیا تبدیلیاں آئیں اور ان تبدیلیوں کے متعلق اُن سے گفتگو کیجیے۔
2- طلبہ کو 4 سے 6 مختلف گروپوں میں تقسیم کیجیے۔ پھر ہر گروپ کو جام شورو ضلعے کی مختلف دور کی تاریخ کو ڈرامائی شکل میں پیش کرنے کے لیے کہیے۔

چوتھا باب

زمین کی سطح کی بناوٹ

زمین کی سطح خشکی اور پانی سے بنی ہوئی ہے۔ خشکی کی سطح ہر جگہ ایک جیسی نہیں ہے۔ بعض جگہوں پر زمین کا خشک حصّہ بلند اور ڈھلوان ہے۔ کہیں یہ نیچا اور ہموار ہے۔ زمین کی سطح پر بڑی مقدار میں پانی ہے۔ بعض جگہوں پر تو زمین کی سطح کا بڑا علاقہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ چونکہ خشکی اور پانی کے لحاظ سے زمین کی سطح کی بناوٹ مختلف ہے، اس لیے ان قدرتی بناوٹوں کو مختلف نام دیے گئے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر کو دیکھیے۔ اس میں زمین کی مختلف بناوٹیں دکھائی گئی ہیں۔ ان کے لیے ہم خاص نام استعمال کرتے ہیں۔

چند بری اور آبی بناوٹیں
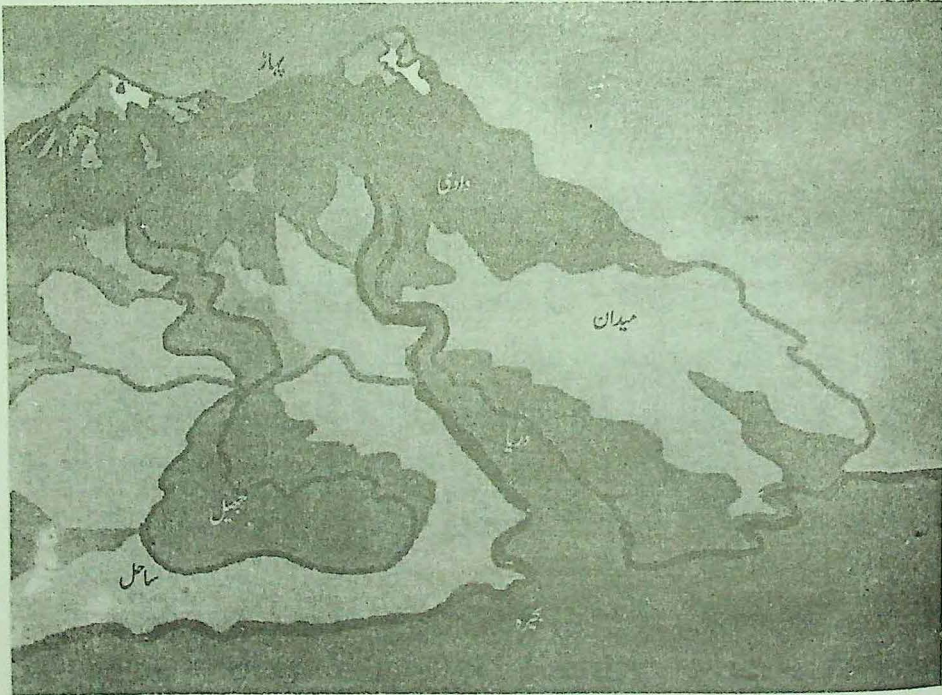
پہاڑ اور پہاڑیاں: پہاڑ بہت بلند ہوتے ہیں جب کہ پہاڑیاں کم بلند ہوتی ہیں۔
وادی: پہاڑوں کے درمیان والے علاقے کو وادی کہتے ہیں۔
سطح مرتفع: یہ ایک بلند اور ڈھلوان زمین ہوتی ہے۔ اس کی اوپر کی سطح ہموار ہوتی ہے۔ اسے "ٹیبل لینڈ" بھی کہتے ہیں۔ کیوں کہ اس کی اوپر کی سطح میز کی سطح کی طرح ہموار ہوتی ہے۔
میدان: یہ زمین کی سطح کا وہ حصّہ ہے جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔
بحر اور بحیرہ: زمین کی سطح کے بہت بڑے حصے پر پھیلے ہوئے پانی کو بحر کہتے ہیں جبکہ چھوٹے حصے پر پھیلے ہوئے پانی کے حصّے کو بحیرہ کہتے ہیں۔
دریا: بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر قدرتی برف جمی ہوتی ہے۔ موسم گرما میں یہ برف پگھلتی ہے اور پانی بن جاتی ہے۔ برف کا یہ پانی جس راستے سے بہتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے، اسے دریا کہتے ہیں۔
ندی: چھوٹے اور کم چوڑے دریا کو ندی کہتے ہیں۔
جھیل: پانی کا وہ بڑا قدرتی علاقہ جو چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ہو، جھیل کہلاتا ہے۔
ساحل: وہ علاقہ جو سمندر کے قریب ہوتا ہے، ساحل کہلاتا ہے۔
اس کے علاوہ برّی اور آبی بناوٹوں کی اور بھی قسمیں ہیں جن کے بارے میں ہم بعد میں پڑھیں گے۔

جام شورو ضلعے کی زمین

یہ ضلع جام شورو کا نقشہ ہے۔ اس میں یہ بَل کھاتی ہوئی نیلی لکیر دریائے سندھ ہے۔ دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ ہلکے سبز رنگ کی جو پٹی نظر آ رہی ہے، اُسے کچا کہتے ہیں۔ جب دریا چڑھتا ہے، تو اس زمین میں پانی آ جاتا ہے اور زمین نرم ہو جاتی ہے۔
ہلکے سبز رنگ کی پٹی کے ساتھ ساتھ جو گہرا سبز رنگ نظر آ رہا ہے اسے پکّا کہتے ہیں۔ پکّے کی زمین سخت اور ہموار ہوتی ہے۔

بھورے رنگ والے حصے کا نام کاچھو ہے۔ کاچھو کی زمین پتھریلی اور ہموار ہوتی ہے۔ یہ ہلکے بھورے رنگ والا حصّہ جس میں باریک کالی لکیریں نظر آ رہی ہیں ضلعے کا پہاڑی علاقہ ہے۔ یہ ضلع جام شورو کے قدرتی حصے ہیں، اس لیے ان کو قدرتی یا طبعی حصے بھی کہا جاتا ہے۔

ضلع جام شورو
طبیعی حصے
0 100 200
ضلع دادو
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
صوبہ بلوچستان
تعلقہ سیہون
کاچھو
تعلقہ تھانہ بولا خان
پہاڑی علاقہ
تعلقہ کوٹری
دریائے سندھ
ضلع حیدرآباد
ضلع ٹھٹھہ
ضلع کراچی
کلید
پکے کی زمین
کچے کی زمین
کاچھو
پہاڑی علاقہ
دریا
ندی نالے
23
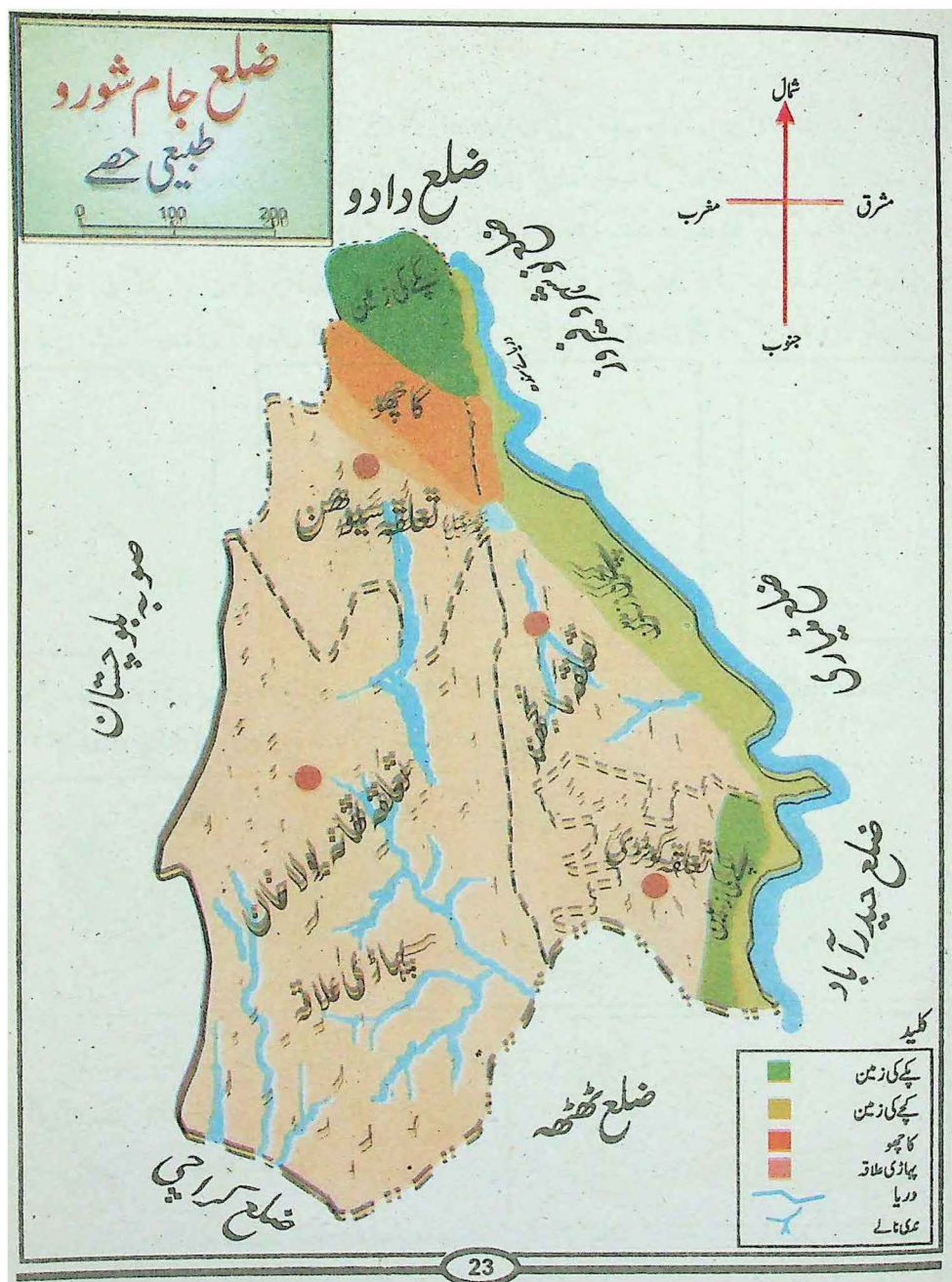
ہماری فصلیں

ہمارے ضلعے کی اہم پیداوار اناج، پھل اور سبزیاں ہیں۔ ایک وہ زرعی پیداوار ہے جو خریف کی فصل میں ہوتی ہے اور دوسری وہ جو ربیع کی فصل میں ہوتی ہیں۔ خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہو جاتی ہے۔ خریف کی فصل میں جوار، باجرا، مکئی، چاول، گنا، کپاس وغیرہ ہوتے ہیں۔ ربیع کی فصل ستمبر، اکتوبر میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہو جاتی ہے۔ خریف کی فصل میں جوار، باجرا، مکئی، چاول، گنا ہوتے ہیں۔ ربیع کی فصل سردیوں میں بوئی

جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہو جاتی ہے۔ ربیع کی فصل میں گندم، سرسوں، جَو، چنا اور مٹر ہوتے ہیں۔ بینگن، شلغم، کدّو، پیاز اور مرچ وغیرہ جام شورو ضلعے کی اہم سبزیاں ہیں۔
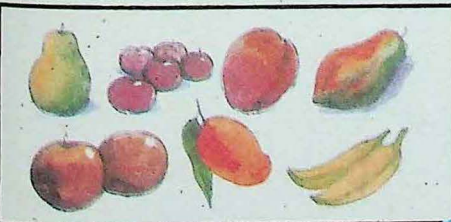
ہمارے ضلعے کے کوٹڑی تعلقے میں فروٹ کے بھی چھوٹے چھوٹے باغات ہیں، جن میں امرود، لیموں، پپیتا اور کیلے ہوتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- جام شورو ضلعے کی زمین کس قسم کی ہے؟
2- جام شورو کے قریب کون سا دریا بہتا ہے؟
3- ہمارے ضلعے میں کون کون سی فصلیں بوئی جاتی ہیں؟
4- نیچے دیئے ہوئے خانوں کو آپس میں نام اور وصف کے لحاظ سے ملائیں۔

نام	وصف
پہاڑ	پہاڑوں کے درمیان والا علاقہ
جھیل	وہ علاقہ جو نیچا اور ہموار ہوتا ہے۔
میدان	بہت بلند
بحر	خشکی سے گھرا ہوا پانی کا علاقہ
وادی	سمندر کے قریب کا علاقہ
ساحل	زمین کی سطح پر پانی کا بڑا علاقہ

(ب) عملی کام

1- ضلع جام شورو کا طبعی نقشہ بنا کر اس کی برّی اور آبی بناوٹوں میں رنگ بھریں۔
2- آپ خود کو خشکی یا پانی کا ایک علاقہ تصور کیجیے۔
(الف) اب اپنے آپ کو بیان کیجیے۔
(ب) بتایئے، آپ کیوں اہم ہیں؟
(ج) لوگ آپ کو کیسے صحیح یا غلط استعمال کرتے ہیں؟
(د) بتایئے مستقبل کے لیے آپ کس طرح محفوظ رکھے جاسکتے ہیں؟
(ہ) اسے اپنی کلاس میں رول پلے کر کے پیش کریں۔

موسم اور آب و ہوا

آپ آج صبح جب اٹھے تو موسم کس قسم کا تھا اور اب کیسا ہے؟ ہوسکتا ہے کہ صبح کو بادل اور اب تیز دھوپ ہو۔ دن کے آخر میں ہوا کے جھکڑ چل رہے ہوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ موسم زیادہ دیر تک ایک جیسا نہیں رہتا۔ یہ مسلسل تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ بادل، تیز دھوپ اور جھکڑ ایسے الفاظ ہیں جو موسم کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

یہ معلوم کرنے کے لیے کہ کسی جگہ پر تیز دھوپ، بادل یا جھکڑ کافی دنوں تک کیسے رہتے ہیں۔ ہم موسم کی حالت ریکارڈ کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہی ہم کسی جگہ کی آب و ہوا بتا سکتے ہیں۔

ہم جام شورو ضلعے میں رہتے ہیں۔ ہر روز موسم کس قسم کا ہوتا ہے؟ کیا یہ گرم ہوتا ہے؟ اگر ہم موسم کے ریکارڈ کو دیکھیں تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ جامشورو ضلعے میں سال کا زیادہ حصّہ گرم رہتا ہے۔ ہمارے ضلعے میں سیوھن تعلقے میں گرمیوں میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ مانجھند، کوٹڑی اور تھانہ بولا خان جیسے کہ سمندر کے قریب ہیں، اس لیے یہاں موسم معتدل رہتا ہے اور دن گرم اور راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔ یہاں نومبر، دسمبر اور جنوری ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جام شورو کی آب و ہوا گرمیوں میں گرم اور سردیوں میں سرد ہوتی ہے۔
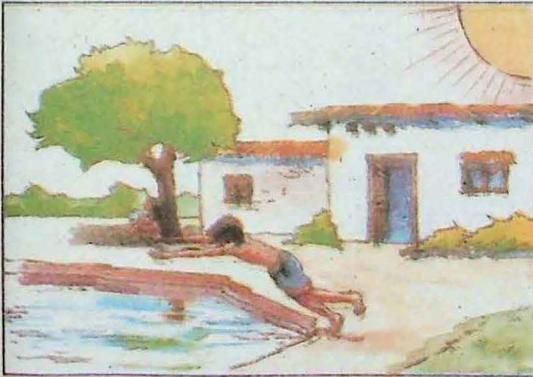
گرمی اور سردی دو موسم ہیں۔ ان کے علاوہ دو اور موسم بھی ہوتے ہیں۔ موسم بہار اور موسم خزاں۔ اس طرح سال میں چار موسم ہوتے ہیں۔ گرمی، سردی، بہار اور خزاں۔

گرمی کا موسم سال کا گرم ترین موسم ہوتا ہے۔
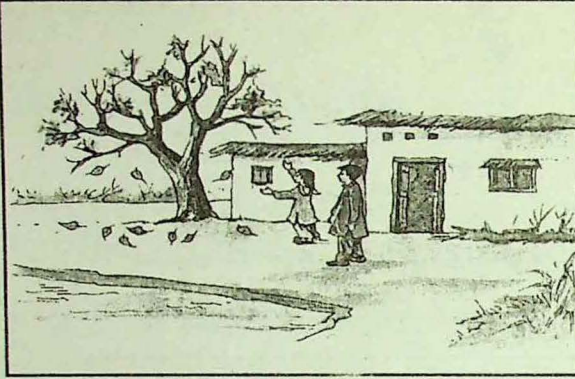
خزاں کا موسم گرمی کے بعد آتا ہے۔
خزاں میں ٹھنڈ ہونا شروع ہوجاتی ہے
اور درختوں میں پت جھڑ شروع ہوجاتی
ہے۔

سردی کا موسم سال کا سرد ترین زمانہ
ہوتا ہے۔ بعض جگہوں پر سردیوں میں
برف بھی پڑتی ہے۔
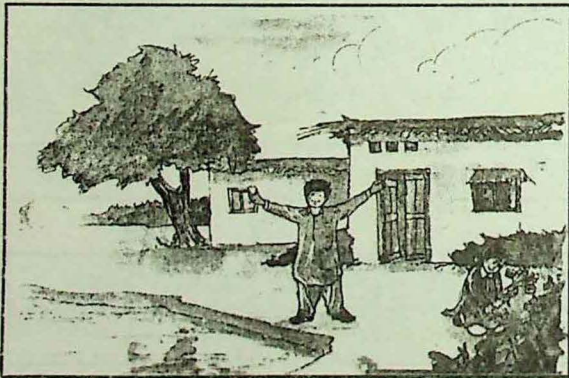
سردیوں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔
بہار شروع ہوتے ہی درختوں
پر نئی پتیاں اور پھول آنے شروع
ہوجاتے ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- موسم کسے کہتے ہیں؟
2- جام شورو کی آب و ہوا کیسی ہے؟
3- سال میں کتنے موسم ہوتے ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔
4- نیچے دیے ہوئے خانوں کو پُر کیجیے۔

	گرمی کے موسم میں	سردی کے موسم میں
کپڑے جو ہم پہنتے ہیں۔		
غذا جو ہم کھاتے ہیں۔		
کھیل جو ہم کھیلتے ہیں۔		

(ب) عملی کام۔

1- اپنے گھر کے کیلنڈر پر روزانہ کے موسم کو ریکارڈ کیجیے۔ اگر آپ کے پاس کیلنڈر نہیں ہے تو نیچے دکھائے گئے کیلنڈر کے مطابق خود اپنا کیلنڈر بنائیے

تیز دھوپ   دھوپ اور بادل

بادل   برسات

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ

چھٹا باب

قدرتی وسائل

زمین پر 6 بلین (چھے ارب) سے زیادہ لوگ رہتے ہیں۔ زمین ہمیں سانس لینے کے لیے ہوا، کھانے کے لیے غذا اور پینے کے لیے پانی دیتی ہے۔ یہ ہمیں گھر بنانے کے لیے جگہ اور سامان بھی فراہم کرتی ہے۔ ہم درختوں اور دوسرے پودوں کو فرنیچر اور کاغذ بنانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ ہم مشینیں چلانے، کھانا پکانے اور ایندھن کے لیے تیل، کوئلے اور گیس زمین میں کھدائی کر کے حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح جو چیزیں ہم زمین سے حاصل کرتے ہیں انھیں قدرتی وسائل کہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص زندہ رہنے کے لیے زمین پر انحصار کرتا ہے۔ کیوں کہ زمین ہمیں ضرورت اور تفریح کی بے شمار چیزیں مہیّا کرتی ہے۔
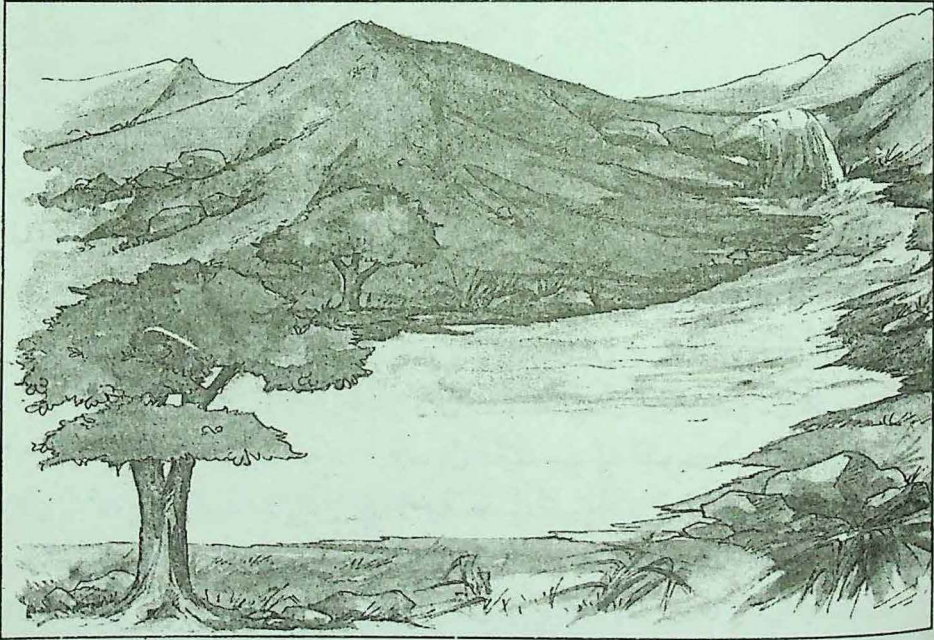
مختلف قدرتی وسائل

ہم ان صفحات میں کچھ قدرتی وسائل کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔

پانی

کیا آپ جانتے ہیں کہ قدرت کی طرف سے زمین کا تقریباً تین چوتھائی حصّہ پانی ہے؟ بحرِ ہند اور بحیرۂ عرب کی طرح زمین پر چھوٹے اور بڑے کئی سمندر ہیں۔ بہت سی جھیلیں، دریا اور ندیاں ہیں۔ اس سے بھی زیادہ پانی زمین کی سطح کے نیچے ہے۔ پانی ہوا میں بھی موجود ہے۔ پانی کے لاکھوں ننھے ننھے قطروں سے بادل بنتے ہیں۔

ہر جاندار اس قدرتی وسیلے یعنی پانی پر انحصار کرتا ہے۔ ہمیں نہانے دھونے، کھانے پینے، کھانا پکانے، کپڑے اور برتن دھونے اور جانوروں کو پینے کے لیے اور پودوں کو اپنی نشوونما کے لیے بھی پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمیں فصلیں کاشت کرنے کے لیے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کاشت کاری کے لیے پانی بارش سے بھی مل سکتا ہے۔ لیکن جہاں بارشیں کم ہوتی ہیں وہاں دریاؤں سے نہریں نکال کر یا زمین میں ٹیوب ویل وغیرہ لگا کر آب پاشی کی جاتی ہے۔

کارخانوں کے لیے بھی پانی بہت ضروری ہے۔ کارخانوں میں آلات کو دھونے اور مشینوں کو ٹھنڈا کرنے اور چیزیں بنانے کے لیے پانی استعمال کیا جاتا ہے۔ روٹی سے لے کر بیف برگر تک تمام خوراک جو کارخانوں میں تیار ہوتی ہے، اس میں پانی شامل ہوتا ہے۔ کاغذ کے اس ورق کے بننے کے عمل میں بھی تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوا ہے۔

دنیا میں بہت سے لوگ پانی کی کمی سے پریشان رہتے ہیں۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو تو کئی کئی دن بھی پانی میسر نہیں ہوتا۔ کچھ لوگوں کو اپنے استعمال کا پانی حاصل کرنے کے لیے کئی کلو میٹر دُور جانا پڑتا ہے۔ دنیا کے کچھ حصّوں میں پانی کی اتنی قلت ہے کہ اکثر لوگ پانی کو پھینکنے سے پہلے ایک سے زیادہ استعمال کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کھانا پکانے سے پہلے سبزیاں دھونے کے لیے جس پانی کو استعمال کرتے ہیں اس پانی کو وہ پودوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ہمیں اس قدرت کے وسیلہ کو استعمال کرتے وقت بہت احتیاط کرنا چاہیے۔ ہم پانی کو اس طرح بھی محفوظ کر سکتے ہیں کہ ہم اپنے نل غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں۔ گلاس میں ضرورت کے

طلبہ سے کہیے کہ وہ پانی محفوظ کرنے کے لیے دیگر طریقوں کے بارے میں غور کریں۔

مطابق پانی لیں، نہانے کے دوران پانی ضائع نہ کریں کیوں کہ اخبار کا ایک کاغذ دوبارہ بنانے کے عمل کے دوران تقریباً ایک لیٹر پانی استعمال ہوتا ہے۔ جہاں ممکن ہو وہاں پانی کو دوبارہ استعمال کریں۔

جنگلات

جس زمین پر بلند درخت اس طرح سے بہت قریب قریب اُگے ہوں کہ وہ تقریباً تمام زمین کو ڈھانپے ہوئے ہوں، اسے جنگل کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصاویر مختلف قسم کے جنگلات کی ہیں۔

بارانی جنگلات

ساحلی جنگلات
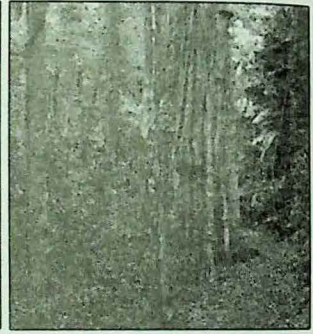
دریائی جنگلات

جنگلات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں۔ آپ کیوں سمجھتے ہیں کہ جنگلات ہمارے لیے اہم ہیں؟ نیچے کچھ وجوہات بیان کی گئی ہیں کہ جنگل کیوں اہم ہیں؟ ان کا اپنی معلومات سے موازنہ کیجیے۔

1- درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ کاربن ڈائی آکسائیڈ استعمال کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔
2- جنگلات ماحول کی آلودگی کو کم کرتے ہیں۔
3- جنگلات ہمیں گھریلو استعمال اور فروخت کے لیے پھل، گوند، شہد، پھلیاں، جڑی بوٹیاں اور دوائیں فراہم کرتے ہیں۔

جنگلات کے فائدوں پر گفتگو کرنے سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ جنگلات ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟

4- درختوں کی لکڑی بہت سی چیزیں بنانے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ جیسے کہ فرنیچر، گھروں کی چھتیں اور ماہی گیروں کے لیے کشتیاں وغیرہ۔

5- جنگلات جنگلی جانوروں کو رہائش گاہ فراہم کرتے ہیں۔ زیادہ تر جنگلی جانور، پرندے اور کیڑے مکوڑے جنگلات میں پناہ لیتے ہیں اور وہاں سے اپنی غذا حاصل کرتے ہیں۔

6- درختوں کی جڑیں زمین کی مٹی کو پکڑے رکھتی ہیں۔ ان کی شاخیں اور پتے بارش کے پانی کی طاقت کو زمین پر پہنچنے سے پہلے کم کرنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ اس طرح درخت بارش کے دوران مٹی کو بہ جانے سے محفوظ رکھتے ہیں۔

7- دنیا کے کچھ حصّوں میں پاکستان کی طرح درخت کی لکڑی گھریلو ایندھن کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ خاص طور پر ان شہروں اور گاؤں میں جہاں گیس اور تیل آسانی سے دستیاب نہیں۔

جنگلات سے حاصل ہونے والی چیزیں
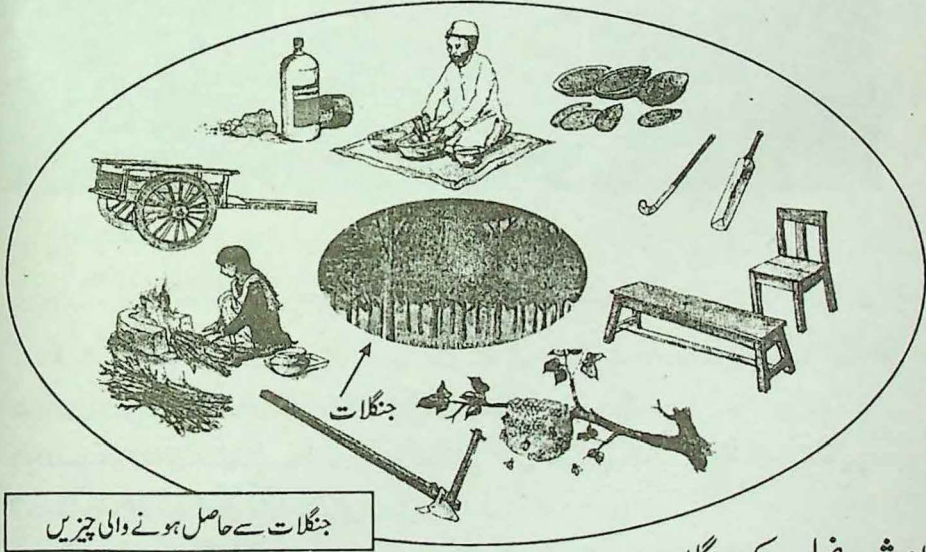
جام شورو ضلع کے جنگلات

ہمارے ضلع جام شورو میں مانجھند، آمری اور راجڑی جنگلات مشہور ہیں۔ ان جنگلوں میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم، کیکر، باہن، شیشم وغیرہ جن کی لکڑی سے گھروں کے دروازے، کھڑکیاں، پلنگ، صوفے سیٹ، میز اور دوسرا سامان تیار کیا جاتا ہے۔

معدنیات

معدنیات بھی ایک اہم قدرتی وسیلہ ہیں جو زمین کے اندر ملتی ہیں۔ معدنیات میں دھات مثلاً: سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور ٹن شامل ہیں۔ اس میں غیر دھاتی معدنیات جیسے معدنی تیل، قدرتی گیس، کوئلہ، سنگ سنگ مرمر اور چٹانی نمک شامل ہیں۔ ہم تیل اور گیس زمین کے اندر کی گہری تہوں سے حاصل کرتے ہیں۔ ہم زمین کی سطح کے نیچے ہزاروں میٹر گہری تہوں تک کھدائی کے ذریعے پہنچتے ہیں۔

ہمارے ضلع جام شورو میں سیوھن کے قریب بھگوٹھوڑھو پہاڑ میں میٹ کی کانیں ہیں۔ لکی کے قریب پہاڑوں میں سے چونے کا پتھر، کھانوٹ اور لاکھڑا کے قریب کوئلہ اور محال کوہستان میں تھانہ بولا خان کے قریب پہاڑوں سے سلیکا کی سفید مٹی نکالی جاتی ہے جس سے شیشہ بنتا ہے۔ یہاں، بجری، ریتی اور ماربل کا پتھر بھی نکالا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ضلع میں سیوھن تعلقہ میں کھیرتھر پہاڑ (بھت جبل) سے تیل اور گیس کے ذخائر بھی ملے ہیں۔

کوئلہ

سنگ مرمر

پیٹرول
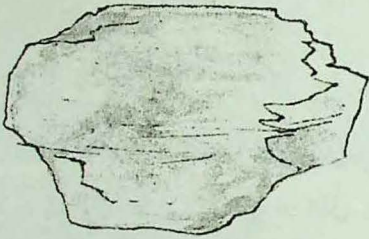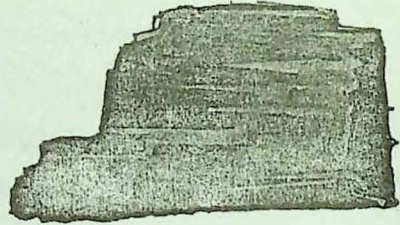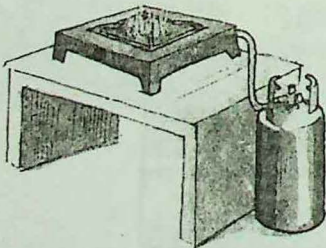
قدرتی گیس
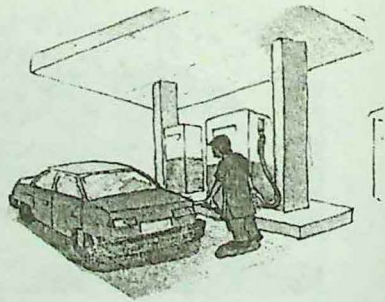
معدنی وسائل کی اہمیت

آپ کے خیال میں معدنی وسائل ہمارے لیے کیوں اہم ہیں؟ کھانا پکانے کے لیے چولھوں میں گیس استعمال ہوتی ہے۔ ہماری کاروں میں تیل اور گیس استعمال ہوتا ہے تاکہ ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرسکیں۔ سونا، چاندی، تانبا اور مختلف قسم کے پتھر زیورات بنانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ گھروں اور عمارتوں کی تعمیر اور سجاوٹ کے لیے ماربل استعمال ہوتا ہے، وہ علاقے جہاں قدرتی گیس دستیاب نہیں وہاں کھانے پکانے کے لیے کوئلے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ روزمرہ کی زندگی میں معدنیات کتنی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کے بغیر ہماری زندگی بہت مشکل ہوجائے گی۔ اس لیے ہم ان وسائل کو بہت احتیاط سے استعمال کریں۔ انہیں ضائع نہ کریں۔

کارخانے اور گھر وہنر

جام شورو کے قریب پٹارو روڈ پر دواؤں کے دو بڑے کارخانے ہیں۔ ان کارخانوں میں مرد اور عورتیں کام کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوٹڑی کے قریب بولہاری یونین کونسل میں کپڑے، سگریٹ، گتے، دھاگے بنانے کے کارخانے ہیں۔ ان کارخانوں میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں۔

ہمارے ضلع جام شورو میں سپر ہائی وے روڈ پر ایک صنعتی زون قائم کیا گیا ہے جسے نوری آباد کہتے ہیں، نوری آباد میں دادا بھائی سیمنٹ فیکٹری اور دوسرے کئی کارخانے ہیں جن میں ہزاروں مزدور کام کرتے ہیں۔
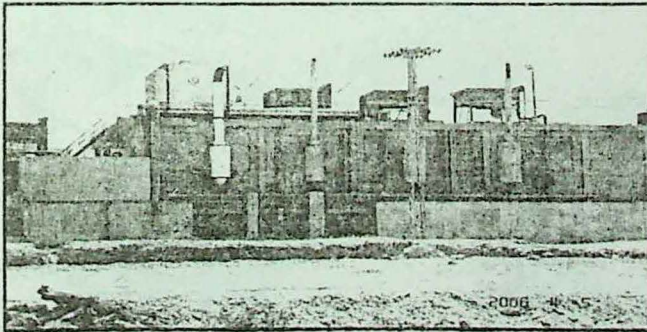
صنعتی زون سائیٹ ایریا جام شورو، کوٹڑی

ہمارے ضلع میں چھوٹے کارخانے بھی ہیں۔ان کارخانوں میں پانچ سے دس مزدور کام کرتے ہیں، ان میں آٹے پیسنے کی چکیاں وغیرہ ہیں۔ان کے علاوہ سیوھن شریف میں چھوٹے کارخانے ہیں ان کارخانوں میں کاشی کے برتن اور کاشی کے کھلونے بنائے جاتے ہیں۔یہ کھلونے پورے ملک میں مشہور ہیں۔ان کے علاوہ چھوٹے کاریگر بھی ہیں جو اپنے ہنر میں ماہر ہیں۔مثال کے طور پر بڑھئی، لوہار، جُولاہے، موچی وغیرہ جو ہمارے ضلعے کے گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں آباد ہیں۔

کارخانوں سے نکلنے والا گندا پانی، دھواں اور شور ماحول کو آلودہ کرتے ہیں جس سے انسان طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتا ہے۔اس لیے کارخانے شہروں سے بہت دور لگانے چاہییں۔

گھریلو ہنر

ہمارے ضلعے کے گھریلو ہنر مشہور ہیں۔ خاص طور پر مقیس، آرا (کنڈھی) اور مینا کاری، بھرت والے سینڈل جو جام شورو کی مشہور گھریلو صنعت ہے۔اس کے علاوہ گھروں میں عورتیں نہایت بہترین رلیاں بناتی ہیں۔یہ گھریلو کام ضلعے کے ہر گاؤں اور ہر گھر میں ہوتا ہے۔

مشق
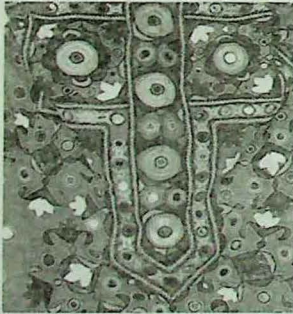
(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- قدرتی وسائل کیا ہوتے ہیں؟
2- زمین کی کل کتنی سطح پانی پر مشتمل ہے؟
3- پانی کے استعمال کی فہرست بنائیے۔
4- جنگل کسے کہتے ہیں؟ جنگلات کے فوائد کی فہرست تیار کیجیے۔
5- جنگلات سے حاصل ہونے والی تین پیداواری اشیا کے نام تحریر کیجیے جو آپ روزانہ استعمال کرتے ہیں۔

6- معدنیات کیسے استعمال کی جاتی ہیں؟
7- درج ذیل چیزوں کے بغیر ہماری زندگی کیسے ہوگی؟ مختصراً تحریر کیجیے۔
(الف) گیس (ب) ریت اور پتھر (ج) تیل
8- ایسی پانچ باتیں لکھیے جن سے ہم اپنے قدرتی وسائل کو بچا سکتے ہیں۔

(ب) عملی کام۔

1- جنگل کی پیداواری اشیاء میں سے کوئی ایک پیداوار کلاس میں لائیے جو آپ گھر میں استعمال کرتے ہیں۔ اس کو اپنے کلاس کے ساتھیوں کو دکھایئے اور بتایئے کہ وہ آپ کے لیے کتنی فائدہ مند ہیں۔
2- کم از کم پانچ کام لکھیے جو آپ معدنی وسائل بچانے کے لیے کر سکتے ہیں۔ ایک ہفتے کے لیے اپنے ہر وقت کا ریکارڈ رکھیے کہ آپ نے معدنی وسائل بچانے کے لیے کیا کچھ کیا۔ ہفتے کے آخر میں اپنا ریکارڈ جماعت کے دیگر طلبہ سے ملایئے۔
3- اخبار کے لیے ایک اشتہار بنایئے جس میں آپ لوگوں کو پانی محفوظ کرنے کے لیے پانچ طریقوں کے بارے میں بتایئے۔ اس اشتہار کو اپنی جماعت اور اسکول میں آویزاں کیجیے۔ اس کی نقل اخبارات کو بھیجیں۔ انہیں درخواست کریں کہ وہ یہ اشتہار ایک پیغام کے طور پر شائع کریں۔

(ج) اضافی سرگرمیاں۔

1- آپ کے علاقے میں جو جنگلات ہیں ان کا دورہ کیجیے۔
2- کسی ایسے شخص کو جماعت میں دعوت دیں جو عمارات تعمیر کرنے سے تعلق رکھتا ہو، تاکہ وہ عمارت کی تعمیر میں استعمال ہونے والی معدنیات کے متعلق بتائے۔
3- 22/اپریل کو "زمین کا دن" منایئے۔

ساتواں باب

پیشے

آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ میں سے طلبہ استاد، ڈاکٹر، کسان اور کچھ تعمیراتی کارکن یا تاجر بننا پسند کریں گے۔ ہم میں سے ہر ایک بڑے ہو کر زندگی گزارنے کے لیے کسی نہ کسی پیشے کا انتخاب کرتا ہے۔ پیسہ کمانے کے علاوہ ہم اکثر پیشوں کا انتخاب اس لیے بھی کرتے ہیں کہ ہمارے کام سے دوسروں کی مدد ہو سکے اور جس ملک میں ہم رہتے ہیں وہ ترقی کر سکے۔
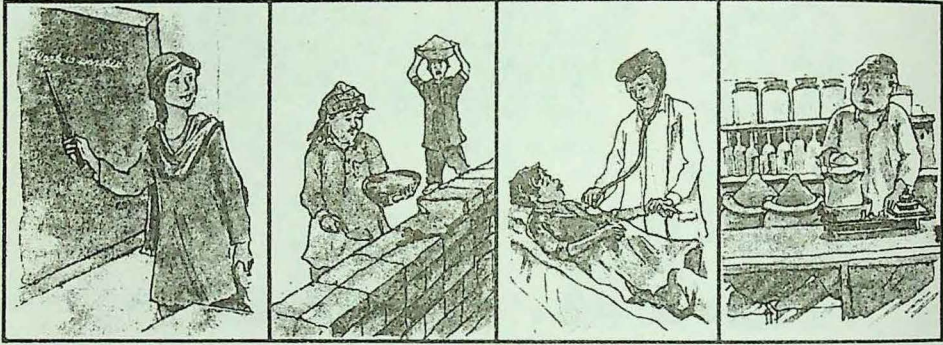
دکاندار ڈاکٹر تعمیراتی کارکن استاد

ہم خود اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتے۔ اس لیے دوسرے پیشے کے لوگ ہمارے لیے مختلف کام کرتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پیشہ بہتر زندگی گزارنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔ ایمانداری سے کام کرنے والا ہر شخص ہمارے معاشرے کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے۔

جام شورو ضلعے کے لوگ ملازمت اور کارخانوں میں مزدوری بھی کرتے ہیں۔

یہاں کے لوگوں کا پیشہ تجارت بھی ہے۔ کپڑے کا تاجر، اناج کا تاجر، مال اور گھر میں استعمال ہونے والی روزمرہ کی اشیاء کے تاجر، سبزیاں اور پھلوں کے تاجر وغیرہ بھی ہیں۔ کپڑوں کی دھلائی، مٹھائی بنانے، ریڈیو، ٹی وی اور بجلی کے سامان کی مرمت کرنے، موٹروں اور کاروں کی مرمت، فرنیچر بنانا وغیرہ شامل ہوتے

ہیں۔ ہمارے ضلعے کے لوگ ان ہنروں سے بھی وابستہ ہیں۔ ہمارے ضلع میں بہت سے کارخانے ہیں جن میں یہاں کے لوگ کام کرتے ہیں جن کو مزدور کہا جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے کی ترقی میں ان مزدوروں کا ایک اہم کردار ہے۔ جام شورو ضلعے سے بہت سی اشیا پاکستان کے دوسرے شہروں اور بیرونِ ملک بھی جاتیں ہیں۔ ہمارے ضلعے کی ضروریات کی اشیا دوسرے شہروں سے بھی آتیں ہیں۔ اس وجہ سے ہمارے ضلعے کو ملکی اور غیر ملکی تجارت میں بھی اہمیت حاصل ہے۔

ہمارے ضلعے کی آبادی زیادہ تر دیہات میں رہتی ہے۔ دیہات کے لوگ مویشی پالتے ہیں اور کاشت کاری سے وابستہ ہیں۔ کسان کھیتوں میں ہل چلاتے ہیں۔ بیج بوتے ہیں اور کھیتوں کو پانی دیتے ہیں۔
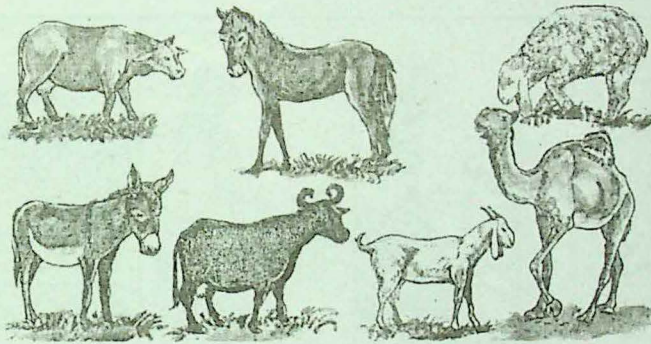
پالتو جانور

وہ فصل کی دیکھ بھال بہت توجہ سے کرتے ہیں تاکہ ان کی فصلیں نقصان دہ کیڑوں، جانوروں اور پرندوں سے محفوظ رہیں۔ کچھ مشینیں جیسے ٹریکٹر اور تھریشر کسان کے کھیتوں میں کام کرنے اور فصل کاٹنے میں کام آتے
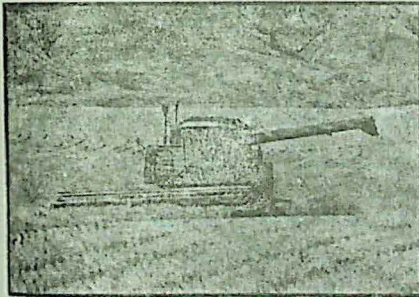
کسان کھیت میں ہل چلاتے ہوئے

مشین کے ذریعے کھیتی باڑی
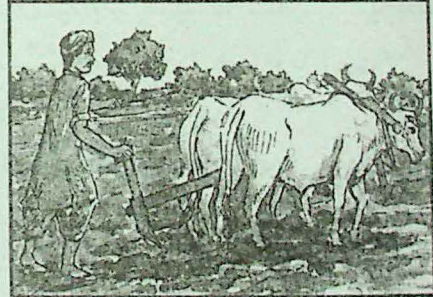
ہیں۔ ان سے پیداوار بڑھتی ہے اور کسان کو کام کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں لوہار، بڑھئی، موچی اور جُولاہے وغیرہ بھی رہتے ہیں جو اپنے اپنے کاموں سے وابستہ ہیں۔

ایک خاتون کمپیوٹر پر کام کرتے ہوئے

کمپیوٹر کا استعمال

آج کل مختلف پیشوں میں جو لوگ کام کرتے ہیں، کمپیوٹروں نے ان کا کام آسان بنا دیا ہے۔ استاد کلاس میں اسے تختہ سیاہ کی جگہ استعمال کرتے ہیں۔ کاروباری لوگ اسے معلومات حاصل کرنے اور حساب کتاب رکھنے میں استعمال کرتے ہیں۔

کمپیوٹر کے استعمال نے ہماری دنیا کو محفوظ تر بنا دیا ہے۔ ہمارے ٹیلیفون بہتر کام کرتے ہیں۔ دکانوں اور بینکوں کے کاموں میں بہتری ہوگئی ہے۔ اس کی وجہ سے خلائی سفر ممکن ہوگیا ہے۔ آج کل بہت سے لوگ کمپیوٹر کے میدان میں کام کررہے ہیں۔

کام کی عظمت

ہر وہ شخص جو کام کرتا ہے، کسی نہ کسی طرح ہماری مدد کرتا ہے۔ اس لیے ہر پیشہ اہمیت رکھتا ہے۔ اگر کسی پیشے کے لوگ کام کرنا بند کردیں تو ہمارے لیے کافی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ اگر تمام جمعدار کام کرنا بند کردیں تو کیا ہوگا؟ ہماری گلیاں اور سڑکیں گندی رہیں گی! اگر ڈاکٹر اپنے فرائض انجام نہ دیں تو لوگ بیمار رہیں گے۔ اگر کسان غلہ نہ اُگائیں تو ہمیں غذا کیسے ملے گی؟ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہر کام کرنے والے کی عزت اور اس کے کام کی قدر کریں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- جام شورو ضلعے کے لوگوں کے عام پیشوں کی فہرست بنایئے۔

2- آپ بڑے ہو کر کیا بننا پسند کریں گے؟ یہ کس طرح مددگار ہوگا۔

(الف) آپ کے لیے

(ب) آپ کے گھر والوں کے لیے

(ج) آپ کے ملک کے لیے

3- بتایئے کیا ہوگا؟ اگر!

(الف) ڈرائیور بسیں چلانا چھوڑ دیں۔

(ب) استاد اسکول میں تدریس بند کر دیں۔

(ج) جعدار گلیوں کی صفائی کرنا بند کر دیں۔

(ب) عملی کام۔

1- بڑے ہو کر آپ کیا کام کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں غور کریں کہ یہ کام کس طرح دوسروں اور قوم کی بھلائی کے لیے مددگار ہوگا۔ اس سبق پر ایک مختصر تقریر تیار کریں اور اسے کلاس میں پیش کریں۔

2- ایک کام جو آپ اچھے طریقے سے کرتے ہیں لکھیے مثلاً: گانا، مصوّری وغیرہ۔ اپنی جماعت کے ساتھی سے مل کر جوڑا بنایئے اور اسے بتایئے کہ وہ یہ کیسے کرے۔

(ج) سرگرمیاں۔

1- مختلف پیشوں کے لوگوں سے ملاقات کیجیے۔ ان سے کہیے کہ وہ اپنے پیشوں کے متعلق بتائیں اور وضاحت کریں کہ یہ کس طرح ان کے لیے، دوسروں کے لیے اور ملک کے لیے مفید ہیں۔

آٹھواں باب

ضلعی حکومت (ڈسٹرکٹ گورنمنٹ)

ضلعی حکومتوں کا نظام 14 اگست 2001ء سے وجود میں آیا۔ اس نظام کو ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کہتے تھے۔ ضلعی حکومت یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا سربراہ ضلعی ناظم تھا۔ ضلعی ناظم کی مدد کے لیے ایک ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر (D.C.O) تھا۔ ضلعے کے انتظام چلانے کے لیے ہر ضلعے میں ایک ڈسٹرکٹ کونسل ہوتی تھی۔

ڈسٹرکٹ کونسل کو چلانے کے لیے ضلعی ناظم کے ساتھ ضلعے کا ایک نائب ناظم بھی ہوتا تھا۔ وہ کونسل کا کنویز بھی تھا۔ ضلعی ناظم کو یونین کونسل کے ناظم، نائب ناظم اور کونسلر منتخب کرتے تھے۔

دفتر ڈپٹی کمشنر جام شورو

31 دسمبر 2009ء کو ناظمین کی معیاد ختم ہونے کے بعد آئندہ بلدیاتی الیکشن تک ہر ضلع میں ناظمین کی جگہ پر ایڈمنسٹریٹر مقرر کیے گئے ہیں۔

1979ء کے مقامی حکومت کے نظام کی بحالی

حکومت سندھ نے صوبے میں 2011ء کے مقامی اور شہری حکومتوں کے 2001ء کے نظام کو ختم کرکے دوبارہ 1979ء کا مقامی حکومتوں کا نظام بحال کیا ہے۔ جس کے تحت ناظمین کی جگہ میئر،

چیئرمین منتخب کیے جائیں گے۔

اس طرح 1979ء کے نظام کے مطابق تعلقے کی نگرانی مختیارکار کرتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر اور ضلع کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ جبکہ ڈویژن کی نگرانی کمشنر کرتا ہے۔

تعلیم

ضلع میں جتنے بھی ایلیمنٹری اسکول ہیں ان سب کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ ان کی آفس ضلع ہیڈکوارٹر شہر میں ہے۔ ان کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی مقرر ہیں۔ سب ڈویژن کی نگرانی سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ جو کہ اپنے علاقے کے پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتا ہے اور پرائمری اساتذہ کے تبادلہ بھی کرتا ہے۔

اس طرح لڑکیون کی پرائمری تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین آفیسر بھی مقرر ہیں جوکہ اپنے ضلع کی لڑکیوں کی پرائمری اسکولوں کی نظرداری کرتے ہیں۔

پولیس

ضلعے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سینئر سپرنٹیڈنٹ آف پولیس (S.S.P) کہتے ہیں۔ یہ پولیس آفیسر ضلعے میں امن و امان قائم رکھنے کا ذمّے دار ہوتا ہے۔
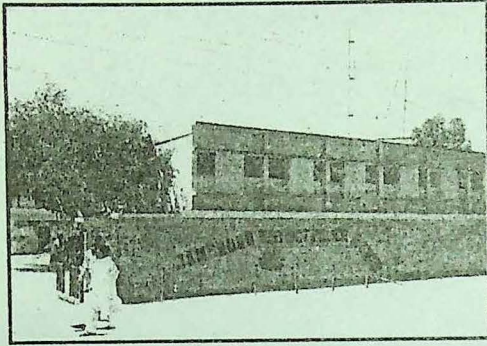
ایس ایس پی آفس جام شورو

تعلقے میں پولیس کے بڑے آفیسر کو سپروائیزری پولیس آفیسر (S.P.O) کہا جاتا ہے۔ یہ آفیسر پورے تعلقے کے امن و امان کا ذمّے دار ہوتا ہے۔ تعلقے میں چھوٹے بڑے تمام تھانوں میں مقرر کردہ انسپکٹر، سب انسپکٹر اور اسسٹنٹ سب انسپکٹر (A.S.I)، جمعدار اور سپاہی، سپروائزری پولیس آفیسر (S.P.O) کے ماتحت کام کرتے ہیں۔
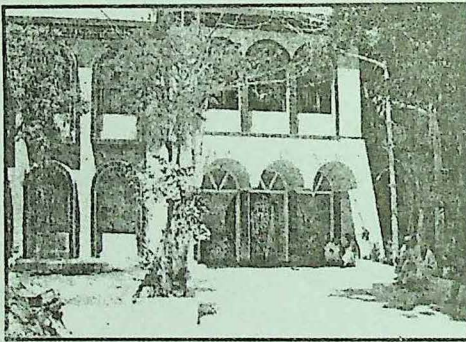
عدلیہ

سیشن کورٹ جام شورو

جام شورو ضلعے کی بڑی عدالت سیشن کورٹ ہے۔ اس کا سربراہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ہوتا ہے۔ ضلعے کے سیشن جج کے ماتحت ایڈیشنل سیشن جج، سول جج اور جڈیشل مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ سیشن کورٹ کا تعلق براہ راست سندھ ہائی کورٹ سے ہوتا ہے۔

مدعی یا فریادی کی مدد کے لیے حکومت کی طرف سے ڈپٹی ڈسٹرکٹ اٹارنی اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر مقرر ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق سندھ کے محکمۂ قانون سے ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجئے۔

1۔ ضلعی کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

2۔ ضلعے کے پولیس آفیسر کا کیا کام ہے؟

3۔ تعلقے کے بڑے عملدار کو کیا کہا جاتا ہے؟

(ب) مندرجہ ذیل خالی جگہیں پُر کریں۔

(i) سیشن کورٹ کے سربراہ کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ii) تعلقے کے پولیس آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(iii) ضلع کے تعلیم کے بڑے آفیسر کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ب) عملی کام

1۔ تعلقے مختیار کار کے دفتر میں جا کر روزمرہ کے کام کا جائزہ لیجیے اور معلومات حاصل کیجیے۔

ذرائع آمد و رفت ۔ احتیاط

آپ آج اسکول کس طرح آئے؟ آپ میں سے کچھ لوگ اسکول پیدل آئے ہوں گے۔ لیکن آپ لوگ یقیناً کام کے لیے پیدل، سائیکل، بس یا کار سے جاتے ہوں گے۔ اسکول اور کام کے علاوہ باہر جانے کی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے، خریداری کرنے، ڈاکٹر کو دکھانے اور اسی طرح کی ضروریات کے لیے ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہم گاڑی یا سواری استعمال کرتے ہیں۔ نیچے دی گئی تصویر دیکھیے ۔ یہ آپ کو مختلف قسم کی گاڑیاں دکھاتی ہے جو ہم روزانہ سفر کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔
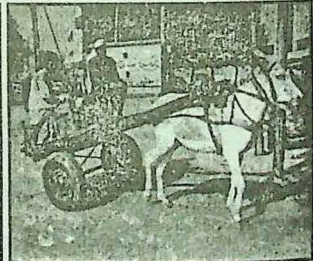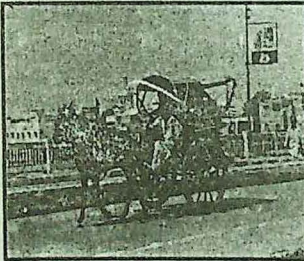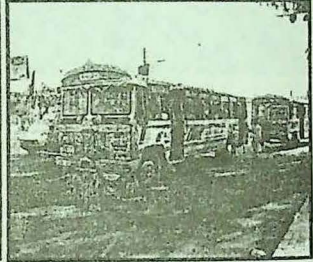
آمد و رفت کے ذرائع

ان گاڑیوں میں آپ کیا فرق دیکھتے ہیں؟ جی ہاں ان میں سے کچھ میں انجن ہے جب کہ کچھ گاڑیوں کو جانور کھینچ رہے ہیں۔ اوپر کی تصویر میں آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ کچھ گاڑیاں نہ صرف لوگوں کو

ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے استعمال ہورہی ہیں بلکہ چیزوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لیے بھی استعمال ہورہی ہیں۔ان گاڑیوں میں کیا چیز عام ہے؟ جی ہاں ، ان تمام گاڑیوں میں ایک چیز عام ہے اور وہ ہیں پہیے۔

گاڑیوں کو آسانی اور تیزی سے چلنے کے لیے سڑکیں بنائی جاتی ہیں۔جام شورو میں بہت سی سڑکیں ہیں۔ان سڑکوں پر بڑی تعداد میں مختلف قسم کی گاڑیاں چلتی ہیں۔جن سڑکوں پر گاڑیاں زیادہ نہیں چلتیں وہ کم چوڑی ہیں۔

ہم اکثر اپنا سامان لانا یا پھر کسی دوسرے شہر میں اپنے رشتے داروں سے ملنے جانا چاہتے ہیں تو ہم اوپر دکھائی گئی گاڑیوں کو استعمال کر کے یہ مقصد حاصل کرسکتے ہیں۔جیسے کہ بس یا ٹرک۔ بہر حال زیادہ سامان ایک شہر سے دوسرے شہر لانے لے جانے یا لمبے سفر کے لیے ریل گاڑی آسان اور سستا ذریعہ ہے۔کیا آپ اندازہ کرسکتے ہیں ایسا کیوں ہے ریل گاڑی میں بھی پہیے ہوتے ہیں۔لیکن یہ پٹری پر چلتی ہے جسے ریل کی پٹری کہتے ہیں۔ریل گاڑی میں طاقتور انجن ہوتا ہے جو ریل کے بہت سے ڈبوں کو کھینچتا ہے۔

پکے راستے

لوگوں کے آنے جانے کی آسانی کے لیے ہمارے ضلع جام شورو میں بہت سے پکے راستے ہیں۔

جام شورو ضلعے کے دوسرے چھوٹے بڑے شہروں اور گاؤں کے لیے پکی سڑکیں جاتی ہیں۔جام شورو سے مختلف ضلعوں یا شہروں مثلاً کوٹڑی سے حیدرآباد، ٹھیاری نیشنل ہائی وے کے ذریعے جاسکتے ہیں۔اس کے علاوہ کوٹڑی سے جھرک اور ٹھٹھہ بھی ہم نیشنل ہائی وے سے جاسکتے ہیں۔دوسرا بڑا راستہ سپر ہائی وے جام شورو سے کراچی جاتا ہے، تیسرا بڑا راستہ جام شورو سے کھانوٹ، مانجھند، سن، سیوھن سے ہوتا ہوا دادو اور لاڑکانہ جاتا ہے۔

دریائی راستے

ہمارے ضلع جام شورو میں آنے جانے کے لیے دریائی راستے بھی ہیں جنہیں گھاٹ کہا جاتا ہے۔

ہمارے ضلع جام شورو میں سیوھن گھاٹ، آمری، سن، مانجھند، اُنڑپور گھاٹ ہیں۔ ان گھاٹوں کی بدولت ٹمیاری اور شہید بینظیر آباد ضلعوں کے لوگ ہمارے ضلع میں اور ہمارے ضلع کے لوگ کشتیوں کے ذریعے آتے جاتے ہیں۔ ان دریائی راستوں کے ذریعے کاروبار میں آسانی ہوتی ہے۔ اگر دریائے سندھ پر یہ گھاٹ نہ ہوتے تو دریا کے دوسری طرف جانے میں بہت تکلیف ہوتی، کیونکہ دریائی سندھ پر اتنے پل نہیں ہیں اور لوگوں کو ریل گاڑی اور بسوں کے ذریعے دور دور سے آنا جانا پڑتا۔ آج کل دریائی راستے کم ہی استعمال ہوتے ہیں۔

کچے راستے

اس ضلعے کے سارے اہم راستے پکے ہیں۔ البتہ ضلعے کے اندر دیہی علاقوں میں ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک کچھ کچے راستے بھی ہیں۔

ریلوے راستے
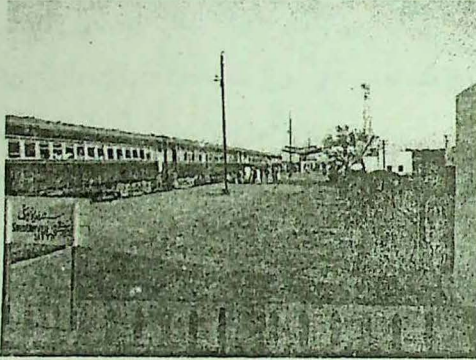
ریلوے اسٹیشن سندھ یونیورسٹی جام شورو

ہمارے ضلعے میں آمد و رفت کے لیے ریلوے لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ ہمارے ضلع جام شورو میں کوٹڑی، سندھ یونیورسٹی، پٹارو، انڑپور، بڈھاپور، کھانوٹ، مانجھند، کھمان، سن، آمری، لکی شاہ صدر، سیوھن شریف، بوبک اور بھان سید آباد ریلوے اسٹیشن ہیں۔ ہمارے ضلع جام شورو میں کوٹڑی بڑا ریلوے جنکشن ہے، جہاں سے ہم ریل کے ذریعے کراچی جاسکتے ہیں۔ اس ریلوے لائن پر صرف بولہاڑی کی ایک ریلوے اسٹیشن ہے۔ کوٹڑی ریلوے اسٹیشن پر حیدرآباد سے بھی گاڑیاں آتی جاتی ہیں۔

ہوائی راستے

ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے ہوائی جہاز کا سفر تیز ترین ذریعہ ہے۔ ہم پاکستان کے مختلف شہروں اور دوسرے ممالک کے لیے ہوائی جہاز سے سفر کرسکتے ہیں۔

سڑک پر احتیاط

ہر روز ہزاروں طلبہ اسکول، کالج اور لوگ اپنے کاموں پر آتے جاتے ہیں، لوگوں کے آنے جانے کی وجہ سے سڑک پر ٹریفک بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اگر تمام گاڑیاں چوراہوں سے ایک ہی وقت میں گذرنے کی کوشش کریں تو ایک دوسرے سے ٹکرا جائیں گی۔ جس کے نتیجے میں بہت خطرناک حادثات ہو سکتے ہیں۔ ٹریفک کنٹرول کرنے اور چوراہوں پر حادثوں سے بچاؤ کے لیے ٹریفک سگنل ہوتے ہیں۔ یہ سگنل لال، پیلی اور ہری روشنی دکھاتے ہیں۔ کیا آپ جانتے ہیں ٹریفک سگنل کے یہ رنگ کیا بتاتے ہیں؟ آپ کو ان کے معنی بتانے کے لیے یہاں ایک نظم دی گئی ہے۔

نظم

سرخ بتی، سرخ بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں ٹھہرو، فوراً ٹھہرو
پیلی بتی، پیلی بتی
آپ کیا سمجھاتی ہیں
میں سمجھاتی ہوں روشنی کے ہرے ہونے تک
انتظار کرو

ہری بتی، ہری بتی
آپ کیا کہتی ہیں
میں کہتی ہوں جاؤ اور فوراً جاؤ۔
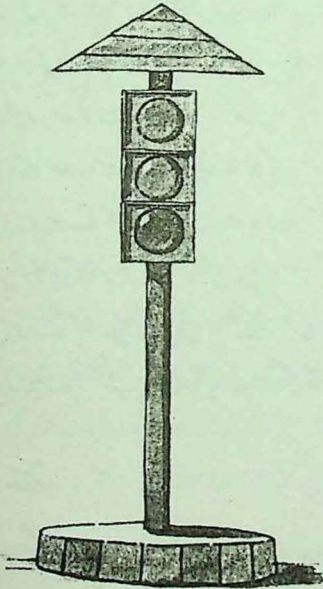
بعض لوگوں کو سڑک بھی پار کرنا ہوتی ہے۔ سڑک پار کرنے کے لیے سڑک پر خاص نشان بنائے جاتے ہیں۔ یہ نشان "زیبرا کراسنگ" کہلاتے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں ایسا کیوں ہے؟ زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کرنے سے پہلے اپنے دائیں اور بائیں جانب غور سے دیکھیے اور جب اس بات کا یقین ہو جائے کہ ٹریفک رکا ہوا ہے تو سڑک پار کریں۔ کچھ زیبرا کراسنگ پر ٹریفک سگنل کی طرح پیدل چلنے والوں کے لیے بھی علامتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ انھیں بتاتی ہیں کہ سڑک کب پار کریں۔ ان میں دو طرح کی روشنیاں ہوتی ہیں۔ لال اور ہری۔ ہری روشنی کا مطلب ہے کہ آپ سڑک پار کر سکتے ہیں اور لال روشنی کا مطلب ہے کہ آپ انتظار کریں۔ بہت سی سڑکوں پر زیبرا کراسنگ نہیں ہے۔ ان سڑکوں پر اپنے دائیں اور بائیں جانب دیکھ کر اس بات کا یقین کر لیں کہ سڑک پر کوئی گاڑی نہیں ہے۔ تب سڑک پار کریں۔ نیچے چند اصول دیے گئے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ احتیاط سے چلنے اور گاڑی چلانے کے لیے انھیں بھی استعمال کریں۔

احتیاط سے چلیے

1- اگر آپ روڈ پر چل رہے ہوں تو ہمیشہ فٹ پاتھ پر چلیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہو تو دیوار یا دکانوں کے ساتھ چلیے۔

2- زیبرا کراسنگ پر سڑک پار کیجیے۔ لیکن پہلے دیکھ لیجیے کہ ٹریفک ٹھہرا ہوا ہے یا نہیں؟

3- جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں محفوظ مقام سے سڑک پار کیجیے۔ اپنے دائیں بائیں توجہ سے دیکھیے اگر کوئی نہیں ہے تو سڑک پار کیجیے۔

4- چھوٹے بچے اپنے بڑوں کا ہاتھ پکڑ کر سڑک پار کریں۔

5- سڑک پر شرارت نہ کیجیے اور صحیح طریقے سے چلیے۔ بڑے ہو کر بوڑھے، نابینا اور بیمار لوگوں کو سڑک پار کرنے میں مدد کیجیے۔

6- سڑکوں، گلیوں اور فٹ پاتھوں کو صاف رکھیے۔ ان پر کوڑا کرکٹ نہ پھینکیے۔ اگر گھر کے نزدیک کوئی کوڑے دان نہیں ہے تو کوڑا گھر کے کوڑے دان میں جا کر ڈالیے۔

احتیاط سے چلائیے

1- جب آپ گاڑی میں بیٹھے ہوں، اپنے ہاتھوں کو کھڑکی سے باہر نہ رکھیے۔

2- کوڑا کرکٹ سڑک پر نہ پھینکیے، اسے کوڑے دان میں پھینکیے۔ جہاں کوڑے دان نہ ہو تو کوڑا اپنے پاس رکھ لیجیے

پھر جب آپ گھر پہنچیں تو اسے کوڑے دان میں ڈال دیجیے۔ یہ ایک اچھا خیال ہے کہ ہم گاڑی میں کوڑا کرکٹ کے لیے ایک خالی تھیلا رکھیں۔ یاد رکھیے کیلے کے چھلکے سے سڑک پار کرتے ہوئے کوئی بھی شخص پھسل سکتا ہے۔

3- یہ یقین کر لیجیے کہ جو شخص گاڑی چلا رہا ہے وہ ٹریفک کے یہ اصول برت رہا ہے۔

(الف) ٹریفک بتی پر عمل کر رہا ہے۔ جب لال بتی روشن ہوتی ہے تو ٹھہرتا ہے اور صرف اس وقت گاڑی چلاتا ہے جب ہری بتی روشن ہوتی ہے۔

(ب) گاڑی احتیاط سے چلاتا ہے۔ تیز تو نہیں چلاتا اور دوسری گاڑی سے آگے گزرنے کی کوشش تو نہیں کرتا۔

(ج) ہارن غیر ضروری طور پر تو نہیں بجاتا۔ خاص طور پر اسکول اور اسپتال کے قریب۔

4- یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کی گاڑی کی سروس باقاعدگی سے ہوتی رہے، تاکہ ماحول آلودہ نہ ہو۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- آمدورفت کے وہ کون سے ذرائع ہیں جنھیں ہم ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں؟

2- جام شورو سے کراچی، دادو کے لیے کون سا راستہ جاتا ہے؟

3- نظم یاد کیجیے۔ "ٹریفک بتی" اور کلاس میں سنائیے۔

(ب) عملی کام۔

معلوم کریں کہ جام شورو سے ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے کے لیے کون سا ذریعہ سب سے اچھا ہے۔

(ج) سرگرمیاں۔

ریل گاڑی اور اس کی پٹری کا ماڈل بنائیے۔ ماچس کی ڈبیوں کو ریل کے ڈبوں اور بوتل کے ڈھکنوں کو پہیوں کے لیے استعمال کیجیے۔

عوامی خدمت اور بھلائی کے کام

ہم معاشرے میں دوسرے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ معاشرہ اس وقت ترقی کرتا ہے جب اس کے لوگ خوش ہوں۔ لوگ اس وقت خوش ہوتے ہیں جب ان کی بنیادی ضروریات کھانا، لباس اور گھر انھیں مل جائے۔ آج کل صرف یہی کافی نہیں کہ لوگوں کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں۔ تعلیم اور صحت بھی اتنی ہی اہم ہیں۔ آج ہر اسکول جانے والی عمر کے بچے کو تعلیم اور بیمار انسان کو طبی سہولتیں فراہم کرنا ضروری ہے۔

پاکستان میں سب لوگ خوشحال نہیں ہیں۔ کچھ امیر ہیں، کچھ کا تعلق درمیانے طبقے سے ہے اور زیادہ تر لوگ غریب ہیں۔ ان کے لیے کھانا، کپڑا اور رہائش حاصل کرنا مشکل ہے۔ حکومت لوگوں کی ضروریات پورا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اس نے اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی ہیں۔ پورے ملک میں اسپتال اور صحت کے مراکز قائم کیے ہیں۔ لیکن حکومت کے پاس زیادہ وسائل نہیں ہیں جس کی وجہ سے بہت سے بچے تعلیم سے محروم ہیں اور بہت سے صحت کی سہولتوں سے محروم ہیں۔ ان کی حالت بہتر بنانے کے لیے کچھ لوگوں نے بھلائی کے ادارے قائم کیے ہیں۔ یہ ادارے عام لوگوں سے ہمدردی کی بنیاد پر قائم ہیں۔

یہاں ہم چند اداروں جیسے اسکول، لائبریری، اسپتال اور باغات کا ذکر کریں گے۔

اسکول اور کالج

تعلیم زندگی میں کامیابی کی کنجی ہے۔ کوئی بھی شخص یا قوم تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کرسکتی۔ اسکول اور کالج وہ جگہیں ہیں جہاں طلبہ علم حاصل

گورنمنٹ پرائمری اسکول، جام شورو

کرتے ہیں۔ تعلیم ہمیں اچھا شہری بناتی ہے اور روزگار حاصل کرنے میں مدد کرتی ہے اور سب سے زیادہ یہ کہ تعلیم ہمیں ایک اچھا انسان بناتی ہیں۔ بہت سے بچے ایسے ہیں جو تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن غربت کی وجہ سے انھیں اسکول جانے کا موقع نہیں ملتا۔ ہم میں سے جن کو یہ موقع ملتا ہے انھیں چاہیے کہ اس کا پورا فائدہ اٹھائیں۔ جب ہم اپنی تعلیم مکمل کرلیں تو ہمیں ان ساتھیوں کو نہیں بھولنا چاہیے جو ہم سے کم خوش قسمت ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے ادارے قائم کریں جہاں تعلیم سے محروم بچے علم حاصل کرسکیں۔ اور پڑھ لکھ کر خوشحال زندگی گزار سکیں۔

ہمارے ضلع میں پرائمری اسکول، ہائی اسکول، کالج، پٹارو کیڈٹ کالج، سندھ یونیورسٹی، مہران انجینئرنگ یونیورسٹی، لیاقت یونیورسٹی آف ہیلتھ اینڈ میڈیکل سائنسز، ڈینٹل کالج، اور نرسنگ کالج فار مین اور وومین بھی ہیں۔ اس کے علاوہ پرائیویٹ اسکول اور کالج بھی ہیں جہاں بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔
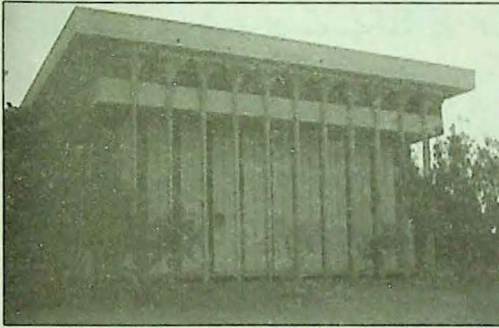
لائبریریاں

سندھ یونیورسٹی سنٹرل لائبریری جام شورو

طلبہ کے لیے مطالعہ بہت اہم ہوتا ہے۔ زیادہ تر طلبہ اپنا سبق نہ صرف گھر کے کام کے وقت یاد کرتے ہیں بلکہ وہ اپنے خالی وقت میں بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ مطالعہ ان کے لیے خوشی کا سبب ہوتا ہے۔ وہ دنیا کے حالات کے متعلق پڑھتے ہیں۔ مثلاً کھیل، لوگوں کے حالات، مقامات اور دوسری باتیں جس میں انھیں دلچسپی ہوتی ہے وہ کہانیوں کی کتابیں بھی تفریح کے لیے پڑھتے ہیں۔ ان تمام باتوں کے بارے میں کتابیں لائبریری میں ہوتی ہیں۔

لائبریری معلومات کا خزانہ ہوتی ہے۔ طالب علم کی حیثیت سے ہمیں باقاعدگی سے لائبریری جاکر اپنی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیے

پارک

پارک لوگوں کی تفریح اور تازہ دم ہونے کی جگہ ہے۔ ان میں سرسبز پودے اور پھول ہوتے ہیں۔ کچھ پارکوں میں بچوں کے لیے طرح طرح کے جھولے فراہم کیے گئے ہیں۔ بہت سے پارکوں میں لوگوں کے بیٹھنے اور آرام کرنے کے لیے بینچیں ہوتی ہیں۔ پاکستان کے تمام شہروں اور قصبوں میں عوامی پارک ہیں۔ ہمارے ضلع میں سندھو دریا کے کنارے المنظر اور سندھیا لاجی گھومنے کے قابل

المنظر جام شورو

سندھیا لاجی جام شورو
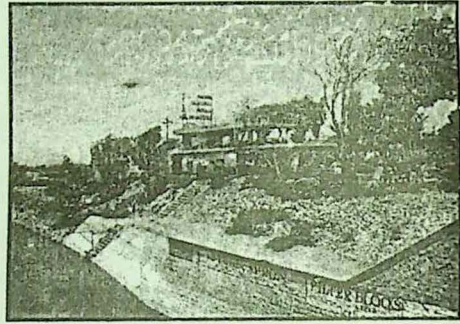
ہے۔سندھیا لاجی میں تاریخی تصویریں اور ہاتھ کے بنائے ہوئے مجسمے دیکھنے کے قابل ہیں۔سندھ کے لوگ دور دور سے انہیں دیکھنے آتے ہیں۔سندھیا لاجی میں ایک بڑا عجائب گھر اور لائبریری بھی ہے۔

اسپتال

اسپتال عوام کی خدمت کے ادارے ہیں۔ ان کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے۔ وہ لوگ جو زیادہ بیمار نہیں ہوتے اپنی دوا لینے کے بعد گھروں کو واپس چلے جاتے ہیں اور وہ لوگ جو زیادہ بیمار ہوتے ہیں انھیں اسپتال میں داخل کیا جاتا ہے۔ بڑے اسپتالوں میں ایکسرے ، خون اور پیشاب ٹیسٹ کرنے کے انتظامات ہوتے ہیں۔ وہاں آپریشن بھی ہوتے ہیں۔
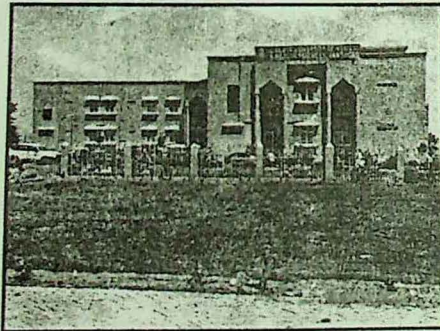
لیاقت یونیورسٹی اسپتال جام شورو

جام شورو ضلع میں لیاقت یونیورسٹی آف میڈیکل اینڈ ہیلتھ سائنسز کے نام سے ایک بڑا اسپتال ہے۔ یہاں پر ملک کے دوسرے شہروں کے لوگ بھی علاج کے لیے آتے ہیں۔اس کے علاوہ جام شورو ضلع میں تعلقہ اسپتال سیہون، مانجھند، تھانہ بولا خان اور کوٹڑی ہیں۔اس طرح ضلعے کے ہر چھوٹے بڑے شہراور گاؤں میں سرکاری اور پرائیویٹ اسپتال موجود ہیں۔ جہاں بیماروں کا علاج ہوتا ہے۔اور بولہاڑی کے قریب ٹی بی کے مریضوں کے لیے ایک اسپتال قائم ہے جسے ٹی بی سینیٹوریم کہتے ہیں، جہاں ٹی بی کے مریضوں کا مفت علاج ہوتا ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1- تعلیم کیوں ضروری ہے؟

2- ہم لائبریری سے کس طرح فائدہ حاصل کرسکتے ہیں؟

3- اسپتال کس قسم کی خدمت کرتے ہیں

4- ایسے چند اداروں کا ذکر کیجیے جو غریب اور ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔

(ب) عملی کام۔

اپنی جماعت میں ایک چھوٹی لائبریری قائم کیجیے جس کے لیے اپنے ہم جماعت طلبہ اور والدین سے کتابیں حاصل کیجیے۔اپنے جیب خرچ سے کچھ پیسے بچا کر جماعت کی لائبریری کے لیے کتابیں خریدیے۔

(ج) اضافی سرگرمیاں۔

المنظر اور سندھیالاجی کی سیر کیجیے۔ بتایئے کہ آپ نے وہاں کیا دیکھا۔

گیارھواں باب

نامور خواتین

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے تھے۔ انھیں اپنی نوکرانی سمجھتے تھے۔ وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے اپنے مثالی کردار سے عورتوں کو اچھی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے۔

ایک مشہور اور بہادر خاتون فاطمہ بنت عبداللہ نے میدانِ جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی کرکے اور انھیں پانی پلا کر خدمتِ خلق کی عظیم مثال قائم کی۔ برصغیر پاک و ہند کی ایک مسلم خاتون بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی اچھی تربیت کرکے یہ ثابت کردیا کہ ماں کی گود انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے قائداعظمؒ کے ساتھ دن رات کام کرنے کے علاوہ عورتوں کی رہنمائی بھی کی۔

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کررہی ہیں۔ وہ ہوابازی، انجینئرنگ، وکالت، ڈاکٹری، نرسنگ، تدریس، انتظامیہ اور تجارت میں حصہ لے رہی ہیں۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے ۔

1- اسلام سے پہلے عرب کے لوگ خواتین سے کیسا سلوک کرتے تھے؟

2- حضرت فاطمہ بن عبداللہ کی خدمات کو بیان کیجیے؟

3- نامور خواتین کی زندگی سے ہم کیا سبق حاصل کرتے ہیں؟

4- ماں کی گود کو انسان کی پہلی درس گاہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) عملی کام۔

1- آپ کی والدہ گھر میں جو کام کاج کرتی ہیں اُس کی تفصیل بیان کیجیے۔

2- اپنے قریبی صحت مرکز یا اسپتال میں جایئے اور دیکھیے کہ وہاں پر نرسیں کس کام میں مشغول ہیں۔

3- آپ جب بیمار ہو جاتے ہیں تو آپ کے گھر والے آپ کی مدد کس طرح کرتے ہیں؟

4- اپنے علاقے کی اہم خاتون شخصیت کو اسکول میں مدعو کریں کہ وہ خواتین کی تعلیم کی اہمیت کے بارے میں آپ کو بتائیں۔

بارھواں باب

ہمارے پیغمبر علیہم السّلام

حضرت آدم علیہ السّلام

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم علیہ السّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی، ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور جا کر آباد ہونے لگے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنا لیے۔ آج اس زمین پر اربوں انسان رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدم علیہ السّلام ہی کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام اس دنیا میں صرف پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنی چاہیے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہت سے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام

حضرت ابراہیم علیہ السّلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بُتوں کو پوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو اپنا خدا سمجھتی تھی اور اُن کے بُت بنا کر ان کی عبادت کرتی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام اللہ کے نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے انھوں

نے لوگوں سے کہا کہ بُتوں کی پُوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیونکہ یہ تمھارے خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اُسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہیں آئی اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کیا کہ" ابراہیمؑ ہمارے خداؤں (بُتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پوجا سے روکتے ہیں۔" نمرود یہ سنتے ہی غصّے میں آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی، ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اُٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام جل کر خاک ہو جائیں گے، لیکن خدا بڑی قدرت کا مالک ہے، اُس کے حکم سے آگ بُجھ کر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام سلامت رہے۔ اللہ کے راستے میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے ایک بیٹے کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو خدا کی راہ میں قربان کردو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو ان کی راہ میں ذبح کرنے لگے تو خدا کا پیغام آیا، " اے ابراہیم علیہ السّلام! تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا تم بھی سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔ اب اپنے ہاتھ روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبے کی قربانی دو۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اس دن کو " قربانی کی عید" یا "عیدالاضحیٰ" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کے ساتھ مل کر مکّے میں کعبۃ اللہ یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ تعالٰی نے حکم دیا کہ "سب لوگ اس گھر کی طرف مُنہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے۔" اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس عمل کو حج بیت اللہ کہتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام

حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر میں پیدا ہوئے۔ ان دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ نجومیوں نے اسے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل خاندان میں ایک بچہ پیدا ہوگا، جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا۔" اسی ڈر سے بنی اسرائیل خاندان میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا وہ فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے تو ان کی ماں پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰؑ کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ وہ حضرت موسیٰؑ کو اپنے محل میں لے آئیں اور اس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر میں پرورش پائی۔

حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی اللہ کے نبی تھے۔ ان کو فرعون کا ظلم اور اس کی زیادتی بالکل پسند نہ آئی۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام مصر سے نکل کر مدین جا پہنچے، کچھ عرصہ وہاں رہ کر دوبارہ مصر واپس آگئے۔

مصر میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا: "ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا مقابلہ کرو اور کسی سے نہ ڈرو۔" فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ تھیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم ان کے ساتھ دریائے نیل کو پار کر کے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا، تاکہ انھیں ختم کردے لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے کوہِ طور پر جا کر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اللہ تعالیٰ کے سچّے نبی تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو بُرائیوں سے بچانے کے لیے کہتے تھے: "جوتم سے دُشمنی کرے، تم اس سے نیکی کرو، جوتمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دعا مانگو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو، لیکن کبھی اپنے دل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟ آپ کہتے تھے۔" خدا سے ڈرو، اُس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے ہمیشہ بچو۔ اس عمل سے تمھارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔"

اسی طرح ایک دن آپ ایک تالاب پر گئے۔ جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ "یہ دنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، گناہوں سے دوری اختیار کرو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی۔ آپ کسی بیمار یا مرنے کے قریب شخص کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام لوگوں سے فرماتے تھے کہ " کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "انجیل" ہے۔
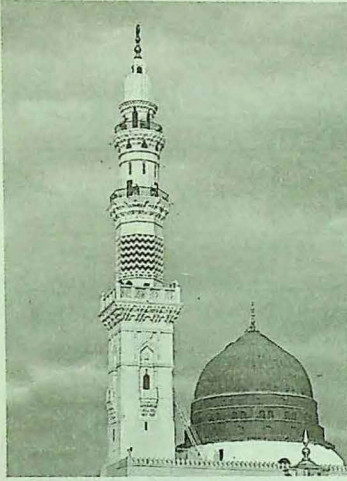
حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مکّہ معظّمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ آپؐ بچپن سے نہایت، سچے اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "صادق اور امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔

اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے اور آپؐ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دینی شروع کردیں۔

آخرکار آپؐ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔

مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد آپؐ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آنحضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو، ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں، مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپؐ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔

مشق

(الف) نیچے دیئے ہوئے خانوں میں منتخب معلومات لکھیے :

پیغمبر علیہ السلام کا نام	نازل ہوئی کتاب	اہم تعلیمات
1-		
2-		
3-		

(ب) چند جملوں میں بتائیے کہ نبیوں اور پیغمبروں کا اہم مشن کون سا تھا؟

(ج) سرگرمیاں ۔

1۔ آپ اپنے الفاظ میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی قربانی بیان کریں۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور ان کی قوم کو کیسے بچایا؟

3۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا کوئی ایک معجزہ اپنی کاپی میں لکھیں۔

4۔ پیرا گراف نمبر 4 میں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی تعلیمات دی گئیں ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر ہم کس طرح عمل کرتے ہیں۔

ضلعے کی اہم شخصیّت

علاّمہ داؤد پوتہ

علاّمہ داؤد پوتہ

علامہ داؤد پوتے کا نام عُمر اور آپ کے والد کا نام محمد تھا۔ وہ 1896ء میں ٹلٹی نام کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں پائی۔ انگریزی تعلیم لاڑکانہ، نوشہرو فیروز اور کراچی میں حاصل کی۔ میٹرک کے امتحان میں وہ صوبے بھر میں اوّل آئے۔ 1921ء میں بی۔اے اور 1923 میں ایم۔اے کیا پھر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے انگلینڈ چلے گئے۔ واپس آکر کراچی میں سندھ مدرسۃ الاسلام کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ انھوں نے وہاں بہت سے غریب اور ہوشیار طالب علموں کی مدد کی۔

1932ء میں علامہ داؤد پوتہ بمبئی کے ایک کالج میں اُستاد مقرر ہوئے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ وہاں سے لوٹ آئے اور صوبہ سندھ کے محکمۂ تعلیم میں ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ انھوں نے تعلیم کے فروغ کے لیے بہت کوشش کی۔ بہت سے پرائمری اور سیکنڈری اسکول کھلوائے۔ غریب اور ہوشیار طالب علموں کے وظیفے مقرر کیے۔

انھوں نے اپنی زندگی میں سخت محنت اور ایمانداری سے کام کیا۔ انھوں نے انگریزی، سندھی، فارسی اور عربی زبان میں کئی کتابیں لکھی ہیں۔ اس نیک انسان نے 22 نومبر 1957 میں وفات پائی۔ آپ کی آخری آرام گاہ بھٹ شاہ میں حضرت شاہ عبداللطیف کے مزار کے پاس ہے۔

مشق

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے۔

1-علاّمہ داؤد پوتہ کہاں پیدا ہوئے؟

2-آپ کے والدمحترم کا کیا نام تھا؟

3- علاّمہ داؤد پوتہ کس مدرسے کے پرنسپل مقرر ہوئے؟

4- علاّمہ داؤد پوتہ نے تعلیم کی فروغ کے لیے کون سی کوششیں کیں؟

(ب)عملی کام۔

کسی شخصیت میں ایسی کون سی خوبیاں ہونی چاہییں جو اُس کی شخصیت کو متاثر کر دینے والی بناتی ہیں۔

تیار کردہ: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ تعاون آغا خان یونیورسٹی، انسٹی ٹیوٹ فار ایجوکیشنل ڈویلپمنٹ، کراچی
منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبۂ نصاب) اسلام آباد بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع جام شورو
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تُو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اُخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

0845

سلسلہ وار نمبر

پبلشر کوڈ نمبر

ماہ وسالِ اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
April - 2012	First	1012	Free